احقاق الحق والایضاح

فی شرطیۃ الکفو للنکاح

سیدہ کا نکاح غیر سید سے ناجائز ہے

نیاز مند بارگاہ مہریہ غوثیہ گولڑہ شریف

ابن شیخ القرآن مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی

وزیر آباد

تخیروا لنطفکم الاکفاء وانکحوا الیهم (الحدیث)

نکاح کفو میں کریں (حدیث)

احقاق الحق والایضاح

فی شرطیۃ الکفو للنکاح

سیدہ کا نکاح غیر سید سے ناجائز ہے

نیاز مند بارگاہ مہریہ غوثیہ گولڑہ شریف

ابن شیخ القرآن مفتی محمد عبد الشکور ہزاروی

وزیرآباد

انتساب

میں اپنی اس عاجزانہ حقیر سی کوشش کو چادر تطہیر کی مالکہ، مجسمہ عفت عصمت، آئینہ کمالات نبوت، سیدہ طیبہ، طاہرہ، مطہرہ، عابدہ، زاہدہ، زاکیہ، راضیہ، مرضیہ، سیدۃ النساء العالمین، سیدۃ النساء اھل الجنتہ، ام ابیھا کریمتہ الطرفین، اُم شہیدین، حرم علی المرتضٰی بضعتہ المصطفٰی ﷺ کی بارگاہ اقدس میں جن کی رضاء رضا الٰہی ہے۔ **(ان اللہ یغضب بغضب فاطمۃ ویرضی برضاء ھا)** (الحدیث) بصد خلوص عقیدت واحترام سے پیش کرتا ہوں۔

مزرع تسلیم راحاصل بتول
مادراں را اسوہ کامل بتول
(اقبال)

عرض مؤلف

ظاہر از اہل بیت نور نبی ہمچو در ماہ نور خورشید است

از ازل تا ابد بود ظاہر زانکہ ایں نور جاوید است

آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سرور بنی آدم روح رواں عالم قبلہ اصحاب صدق وصفا کعبہ ارباب حلم وحیا، منبع جود وسخاء، شفیع المذنبین، آئینہ جمال کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرب وقرابت کا جو شرف حاصل ہے دنیا کا کوئی گروہ بھی اس میں ان کی برابری نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اہل بیت کی رفعت وعظمت، شان وشوکت، پاکیزگی وپاکدامنی، عزت وتکریم پر بے شمار قرآنی آیات واحادیث شاہد ہیں۔ فرمان الٰہی ہے:

انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (الاحزاب:۳۳)

قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ (شوریٰ:۲۳)

یا نساء النبی لستن کاحد من النساء (الاحزاب:۳۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

اھل بیتی کسفینۃ نوح من رکبھا نجی

ایک اور ارشاد گرامی ہے۔

من احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فبیغضی ابغضھم

قطب عالم اعلیٰ حضرت گولڑوی قدس سرہ العزیز اپنے ملفوظات وتحریرات میں وضاحت فرماتے ہیں کہ چونکہ فضائل اہل بیت کرام موہوبی ہیں۔ اس لئے کوئی شخص ریاضات ومجاہدات سے خون نبوی ﷺ کی تاثیر وفیوض وبرکات کو نہیں پہنچ

سکتا کیونکہ جو کچھ بھی حضرات اہل بیت کرام کو اس طور پر عطا ہوا وہ ان کی کوشش کا نہیں بلکہ محض عنایت ازلی کا نتیجہ ہے۔ جیسا کہ آیہ تطہیر سے ثابت ہے اور طالب جب تک اس مقام پر نہ پہنچے اللھم صلی علی محمد وعلیٰ ال محمد کے ذوق وشوق سے روشناس نہیں ہوسکتا۔ ان حضرات کی رفعت شان کے متعلق کچھ ارباب بصیرت وکشف وشہود ہی بتلا سکتے ہیں۔

''سیدہ کا نکاح غیر سید سے نہیں ہوسکتا'' اس موضوع پر قبلہ عالم قطب الاقطاب سید السالکین، زبدۃ العارفین مظہر علوم خفی وجسلی، غوث زماں، عالم ربانی عارف لاثانی حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کا علمی وتحقیقی فتویٰ موجود ہے۔ لہٰذا اس موضوع پر مزید کچھ کہنا ''سورج کو چراغ دکھانے'' کے مترادف ہے۔ ایک طویل عرصہ کے بعد یہی بحث علماء مشائخ میں پھر چل نکلی چنانچہ آستانہ عالیہ مہریہ غوثیہ گولڑہ شریف کی ایک محفل میں مخزن محبت، معدن سخا، بحر علوم دیں، وجود آیہ رب ودود، منبع ایمان وعرفان سلطان العارفین محبوب الٰہی حضرت قبلہ پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کے خلف صدق امیر طریقت وشریعت، پیکر کوہ استقامت، بدر المشائخ حضرت قبلہ پیر سید غلام معین الدین شاہ صاحب دامت برکاتھم العالیہ زیب آستانہ عالیہ، مہریہ غوثیہ گولڑہ شریف وعارف طریقت، واقف رموز، حقیقت مرکز مہر ووفا فخر المشائخ حضرت قبلہ پیر سید عبدالحق شاہ صاحب دامت برکاتھم العالیہ زیب آستانہ عالیہ مہریہ غوثیہ گولڑہ شریف کی موجودگی میں اس موضوع پر اظہار خیال کیا۔ جس پر مختلف احباب کی طرف سے کچھ سوالات کئے گئے جب ان تمام سوالات کے جوابات کو جمع کیا گیا تو اپنے موضوع پر ایک جامع کتاب بن گئی جو زیور طباعت سے آراستہ

ہوکر اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ اہل بیت کرامؓ کے ساتھ ہماری اس نسبت و تعلق کو ہمیشہ قائم رکھے کیونکہ یہی تعلق کل روز قیامت ہمارے لئے باعث نجات ہوگا۔

وما توفیقی الا باللہ

محمد عبدالشکور ہزاروی عفی عنہ

نیاز مند آستانہ عالیہ مہریہ غوثیہ

گولڑہ شریف (اسلام آباد)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد امر واقعہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت قطب عالم غوث زمان پیر سید مہر علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے ملفوظات میں یہ مسئلہ ارشاد فرمایا تھا کہ سیدہ کا نکاح غیر سید سے ناجائز ہے۔ اس مسئلہ پر حقیقت حال کی وضاحت کیلئے چند سطور نقل کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اظہار حقیقت اور احقاق حق کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

اس مسئلہ میں تین باب ہونگے۔

باب اول: کیا نکاح شرعاً غیر کفو میں منعقد ہوتا ہے یا نہیں؟

باب دوم: حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی اولاد حضرت حسنین کریمین جن کو عرف میں بنی فاطمہ کہا جاتا ہے ان کا غیر ان کی کفو ہو سکتا ہے یا نہیں؟

باب ثالث: اس مسئلہ پر اعتراضات اور ان کے جوابات

فائدہ: کفو کا معنی لغت میں نظیر اور مساوی ہے اور اسی کے کفاۃ فی النکاح ہے کہ خاوند عورت کے نسب حسب دین وغیرہ اوصاف میں مساوی ہوں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو لسان العرب میں ہے۔

الکفؤ النظیر والمساوی وفیہ الکفاۃ فی النکاح ھو ان یکون الزوج مساویاً للمرأۃ فی حسبھا ودینھا ونسبھا وغیر ذالک

شریعت میں چھ امور میں کفو معتبر ہے۔

۱۔ نسب ۲۔ اسلام ۳۔ پیشہ ۴۔ آزادی ۵۔ دیانت داری ۶۔ مال

چنانچہ علامہ شامی نے کفاۃ میں ان چھ چیزوں کو معتبر کیا ہے۔

حکمت (کفو میں فائدہ یہ ہے کہ اعلیٰ خاندان کی عورت ادنیٰ مرد کی عورت نہ بنے گویا کفو کی پابندی اس لئے ہے تاکہ لڑکی کے خاندان کو غیر کفو میں نکاح کرنے سے ننگ وعار کا سامنا نہ کرنا پڑے جب یہ بات ثابت ہوگئی تو پھر جواز نکاح فی غیر کفو میں ایک ولی کی رضا بھی کافی نہیں۔ جب تک پورا خاندان راضی نہ ہو چنانچہ علامہ شامی نے تصریح کی ہے کہ اگر کوئی ولی سوئے اختیار سے کام لے تو نکاح غیر کفو میں منعقد نہیں ہوتا۔ چنانچہ تنویر الابصار میں ہے جلد ایک صفحہ ۱۹۹

ولزم النکاح ولو بغبن فاحش (الی ان قال ان کان الولی اباً اوجداً یعرف منهما سوء الاختیار وان عرف لا یصح النکاح اتفاقاً وان کان الخروج غیر هما لا یصح النکاح من غیر کفو او بغبن فاحش اسلم)

اس عبارت سے واضح ہوا کہ اگر باپ دادا کا سوئے اختیار واضح ہو جائے اور وہ غیر کفو میں نکاح کریں تو نکاح نہیں ہوگا۔ باپ دادا کے علاوہ اور ولی نکاح غیر کفو میں کرے تو نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا۔

حوالہ نمبر ۳: کتاب الفقہ علی المذاہب الاربع جلد نمبر ۴ میں ہے **وخالفت الحنیفة وقالوان الذی یمنع الولایة هو ان یشتهر الولی بسوء الاختیار فیزوج من غیر کفو** احناف نے اختلاف کیا ہے کہ ولی کے سوئے اختیار کی علامت یہ ہے کہ غیر کفو میں نکاح کرے تو نکاح نہ ہوگا۔

حوالہ نمبر ۴: امام ترمذی نے اور حاکم نیشاپوری نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

یا علی ثلاث لا تؤ خرها الصلوٰة اذا اتت والجنازة اذا حضرت

والایم اذا وجدت لها کفوا

ترجمہ: اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا نماز کا جب وقت آجائے اور جنازہ جب موجود ہو اور بیوہ جب اس کی کفول جائے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد جلد نمبر ۱ میں ترمذی جلد نمبر ۱ میں مستدرک حاکم جلد نمبر ۲ میں موجود ہے۔ اس حدیث میں نکاح کے جواز کی شرط کفو مقرر کی گئی ہے یہ حدیث اس مسئلہ میں اصل کا حکم رکھتی ہے۔ نیز کتاب الاثار میں حضرت امام اعظم کے مسند سے روایت ہے چنانچہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لا منعهن فروج ذوات الاحساب الا من اکفاء

ارشاد فرمایا کہ میں حسب ونسب والی عورتوں کے رشتوں کو غیر کفو میں نکاح کرنے سے روک دوں گا۔ چونکہ یہ روایت امام محمد نے امام اعظم سے نقل کی ہے۔ اس لحاظ سے اس کی اہمیت احناف کے نزدیک اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ حدیث میں احساب جمع حسب کی ہے اور حسب ان کمالات کو کہا جاتا ہے جو آباؤ اجداد سے چلے آتے ہوں۔ چنانچہ حسب کا یہی معنی (۱) لسان العرب (۲) مختار الصحاح (۳) منجد میں موجود ہے کہ لفظ حسب نسب کو بھی شامل ہے۔ نیز کتاب الاثار میں حضرت جابر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت بھی موجود ہے۔

الا لا یزوج النساء الا الاولیاء ولا یزوجن الا من الاکفاء

ترجمہ: عورتوں کا نکاح ان کے ولی کریں نیز ان کا نکاح کفو میں کیا جائے یہ حدیث معمولی تغیر کے ساتھ سنن دار قطنی اور بیہقی میں بھی موجود ہے۔

چنانچہ صاحب ہدایہ نے بھی اسی کا حوالہ دیا ہے۔ امام جمال الدین زیلعی نے

اس کی تخریج کی ہے گو محدثین نے اس کی سند پہ کلام کیا ہے کہ اس کی سند میں مبشر ابن عبید راوی ضعیف ہے۔ لیکن صاحب فتح القدیر نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث اپنے شواھد کی بناء پر حجت بن سکتی ہے اور کا قوی شاہد کتاب الاثار کی پہلی روایت ہے نیز اس حدیث کی ایک سند حافظ ابن حجر عسقلانی کے طریق سے مروی ہے کہ درجہ حسن کی ہے اور حدیث حسن حجت و قابل عمل ہوتی ہے۔

حوالہ نمبر ۵: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال تخیر ولنطفکم الاکفاء وانکحوا الیھم (مستدرک حاکم جلد دوم صفحہ ۱۶۳) ترجمہ: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اپنی افزائش نسل کیلئے کفو کو پسند کرو اور اصل کفو کو نکاح کر کے دو۔

فائدہ: اس حدیث میں نکاح فی الکفوء کے بارے میں حضور علیہ السلام کا امر ہے اور یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ امر مطلق للوجوب ہوتا ہے اور اس کی مخالفت مخالفت امر رسول ہے اور یہ معصیت ہے اور ان کیلئے عذاب الیم ہوگا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

فلیحذر الذین تخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنة او یصیبھم عذاب الیم

ترجمہ: ان لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو اللہ کے رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کسی آزمائش میں یہ مبتلا ہوں یا عذاب الیم میں۔

حوالہ نمبر ۶: امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ باوجود اتنے عظیم المرتبت ہونے کے چونکہ آپ عجمی النسل تھے اور قاعدہ مقررہ کہ عجمی عربی کا کفو نہیں ہوتا اپنے آپ کو عربی کا کفو نہیں سمجھتے تھے۔ چنانچہ امام سرخسی فرماتے ہیں کہ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے

فتواضع ولم یر نفسه کفواً للعرب (مبسوط سرخسی جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۳)

نوٹ:۔

مسئلہ کفو میں علماء حنابلہ کا مسلک ملاحظہ ہو۔علامہ ابن قدامہ صاحب المغنی نے امام احمد ابن حنبل سے یہ روایت کی ہے۔

ان القریش من العرب لا یکافها غیر هم وبنی هاشم لا یکافئهم غیر هم

ترجمہ: قریش کے علاوہ دوسرے قبائل قریش کی کفو نہیں اور عام قریش بنی ہاشم کی کفو نہیں۔ابن قدامہ نے اس پر دلیل یہ حدیث پیش کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو منتخب کیا ہے الخ۔نیز حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں اے اہل عرب! ہم نہ تو نماز میں تمہاری امامت کرا سکتے ہیں اور نہ تمہاری عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی وجہ سے تمہیں ہم پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔نیز علامہ ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ کفو میں اعتبار عرف کا ہے۔(المغنی لابن قدامہ جلد نمبر ۷ صفحہ ۳۷۲)

حوالہ نمبر ۷: روی الحسن عن الامام الاعظم بطلانه بلا کفو وفی المعراج معزیاً الی قاضیخان وغیره والمختار للفتوی فی زماننا روایت الحسن وفی الکافی الذخیرة وبقوله اخذ کثیرا من المشائخ وفیه ایضاً فسد الباب باالقول بعدم الانعقاد اصلاً

حاصل کلام یہ ہے کہ نکاح فی غیر الکفو ا بمطابق روایت حسن امام اعظم سے اصلاً منعقد نہیں ہوتا۔اور اسی پر اکثر مشائخ کا فتویٰ ہے اور روایت حسن مختار للفتوی ہے فی زماننا اور فساد کا سد باب اس میں ہے کہ سرے سے نکاح منعقد نہ ہو

نیز فتاویٰ خیریہ للامام الرملی میں ہے۔

وروی الحسن عن الامام انه لا ینعقد النکاح من اصله قال فی الخانیته هو المختار فی زماننا الی ان قال فسدالباب باالقول بعدم الانعقاد اصلاً (فتاویٰ خیریہ جلد نمبر صفحہ ۲۵ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: حضرت حسن کی روایت ہے امام اعظم سے کہ نکاح غیر کفو میں منعقد ہی نہیں ہوتا۔ صاحب خانیہ نے کہا ہے ہمارے زمانے میں یہی قول مختار ہے تو سد باب اسی میں ہے کہ یہ قول کیا جائے کہ نکاح اصلاً غیر کفو میں منعقد نہیں ہوتا۔

حوالہ نمبر ۸: درمختار باب الاولیاء میں ہے۔

ویفتیٰ فی غیر الکفوا بعدم جوازه اصلاً وهو المختار للفتویٰ لفساد الزمان (درمختار جلد 1 نمبر صفحہ ۱۹۱ مجتبائی)

ترجمہ: فتویٰ دیا جائیگا کہ نکاح غیر کفو میں اصلاً جائز نہیں اور یہی قول مختار للفتویٰ ہے فساد زمان کی وجہ سے۔

حوالہ نمبر ۹: ردالمختار میں ہے الروایت المختارۃ للفتویٰ مرجحۃ علیٰ ظاہر الروایت

ترجمہ: جو روایت مختار للفتویٰ ہے اسے ظاہر روایت پر ترجیح ہے۔

فائدہ: عقد نکاح سے تین حقوق متعلق ہیں۔

۱۔ حق شرع کہ نکاح بمطابق قانون شرع اپنے محل میں (یعنی کفو) میں ہو۔

۲۔ حق اولیاء کہ یہ نکاح اولیاء عورت کیلئے موجب عار استنقاص نہ ہو۔

۳۔ حق زن کہ نکاح میں عورت کے حقوق میں سے کوئی حق تلفی نہ ہو اور نکاح فی غیر الکفو میں یہ تینوں حقوق ضائع ہوتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۱۰: چنانچہ فتح القدیر میں ہے۔

فاثبات ولاية الاب بالنص بعلة احراز الكفو

یعنی باپ کی جو ولایت نکاح میں نص سے ثابت ہے اس کی علت کفو کی حفاظت کرنا ہے۔ نیز ہدایہ میں ہے۔

انما تثبت صوناً للقرابت عن نسبت غير الكفوا اليها

یعنی عورت پر ولی کی ولایت ثابت کرنے کی علت یہ ہے کہ وہ غیر کفو سے محفوظ رہے۔ نیز اس مسئلہ کا قضا سے تعلق ہے اور فتاویٰ شامی جلد نمبر ۴ مطبوعہ مصر میں ہے۔

القاضي ياخذ كا المفتى بقول الامام سواء معه احد من اصحابه او لا ولكن الفتوى على قول ابى يوسف فى ما يتعلق باالقضاء

ترجمہ: یعنی قاضی مفتی کی طرح قول امام پر فتویٰ دے۔ امام کے ساتھ ان کا کوئی شاگرد ہو یا نہ لیکن جو مسئلہ متعلق با القضا ہو وہاں فتویٰ قول امام ابو یوسف پہ معتبر ہوگا کیونکہ انہیں قضا کا زیادہ تجربہ تھا۔

حوالہ نمبر ۱۱: چنانچہ اس مسئلہ پر امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کا قول ملاحظہ ہو۔

قال ابو يوسف اذا رضى بعضهم لا يسقط حق من هو مثله كالدين المشترك (عینی علی الکنز جلد نمبر ا صفحہ ۱۴۸ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت کا نکاح غیر کفو میں ہونے پر بعض اولیاء راضی بھی ہوں تو باقی ورثاء کا حق ساقط نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ دین مشترک میں جب سب شرکاء راضی نہ ہوں تو مقروض سے حق طلب ساقط نہیں ہوتا۔

حوالہ نمبر ۱۲: فتح القدیر میں ہے

ان حاصلـه انها من المعصية ان تزوجت نفسها فی غیر الکفو فازا باشرت لزمتها المعصية فللولي فسخه لمعنى الضرر وهو انها ادخلت عليها الضرر فله دفعه (فتح القدیر جلد نمبر۳ صفحہ ۱۸۶)

ترجمہ: جو عورت غیر کفو میں نکاح کرے اسے گناہ ہوگا اور ولی کو حق فسخ اس لئے ہے کہ عورت نے غیر کفو میں نکاح کر کے ولی کو ضرر میں مبتلا کیا ہے اور اسے دفع ضرر کا حق حاصل ہے۔

حوالہ نمبر ۱۳: مبسوط امام سرخسی میں ہے۔

مازال نسبت الكفاة مطلوبة فيما بين العرب حتى فى القتال (مبسوط امام سرخسی جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۳ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: اھل عرب کفو کو ہر بات میں معتبر مانتے ہیں یہاں تک کہ جہاد میں نیز فتح القدیر میں ہے۔

اذا كانت الكفاءة معتبر ة فى الحرب وذلك فى ساعة وفى النكاح وهو اللعمر اولى (فتح القدیر جلد نمبر۳ صفحہ ۱۸۶)

ترجمہ: جب کفو لڑائی میں معتبر ہے اور وہ ایک ساعت کیلئے ہوتی ہے تو نکاح تو ساری عمر کیلئے ہوتا ہے اس میں کفو بطریق اولیٰ معتبر ہوگا۔ نیز فتح القدیر میں ہے (جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۸۷ مطبوعہ مصر)

ورضى بعض الاولياء مستوين فى درجته كرفسى كلهم خلافاً لابى يوسف وزفر

ترجمہ: بعض اولیاء کی رضا کل اولیاء کی رضا کی طرح ہے لیکن امام ابو یوسف اور امام زفر فرماتے ہیں کہ جب تک کل اولیاء راضی نہ ہوں تو نکاح غیر کفو میں باقی

نہیں رہتا۔علاوہ ازیں فتح القدیر اور عالمگیری ،شامی فتاویٰ رضویہ میں موجود ہے۔

ان الموجب هو استنقاص ای للعرف فيد ور معه

یعنی جہاں عدم کفو میں نکاح کیا جائے اور وہ ذریعہ ہتک اور عار ہوتو نکاح باطل ہوگا۔نیز فتاویٰ رضویہ باب الکفاۃ (صفحہ ۱۱۱) میں ہے۔

فان المدار علىٰ وجود العارفى عرف الامثال كما صرح به علماء الكبار

یعنی دارومدار عار کا عرف پر ہے جیسے علماء کبار نے تصریح کی ہے۔

حوالہ نمبر ۱۴: طحطاوی شریف حاشیہ درمختار میں ہے۔

قوله وهو المختار للفتوى لانه ليس كل قاض يعدل ولا كل ولى يحسن المرافعة والجثو بين يدى القاضى مذلة وسد الباب باالقول بعدم الانعقاد اصلاً ـ قال شمس الائمه هذا اقرب الى الاحتياط كذا فى صحيح علامه القاسم

ترجمہ: مختار للفتوی یہ ہے کہ نہ تو ہر قاضی عادل ہوتا ہے اور نہ ہر ولی اچھی طرح عدالت میں بات کرسکتا ہے نیز ایسے واقعے کو قاضی کے سامنے پیش کرنا ذلت ہے۔لہذا قول عدم انعقاد اصلاً میں سدباب فساد ہے نیز فتاویٰ رضویہ باب المحرمات میں ہے کہ امر فروج میں شرعاً احتیاط واجب ہے تو جانب تحریم ہی غالب ہوگی بلکہ اصل فروج میں حرمت ہے جب تک حل نہ ثابت ہو۔

حوالہ نمبر ۱۵: علامہ شیخ مفتی محمد کامل طرابلسی فتاویٰ کاملیہ مطبوعہ طرابلس کتاب الاولیاء والاکفاء میں فرماتے ہیں۔

ویفتی بعدم جوازہ اصلاً فی غیر الکفو لفساد الزمان

ترجمہ: فتویٰ یہ دیا جائیگا کہ غیر کفو میں نکاح جائز ہی نہیں ہوتا۔ بوجہ فساد زمانہ کے۔

حوالہ نمبر ۱۶: شرح الیاس میں ہے۔

وروی الحسن عن الامام بطلانہ بلا کفو

نیز یہ عبارت موجود ہے

وروی الحسن عن ابی حنیفۃ عدم جوازہ ای عدم جواز النکاح من غیر کفو وعلیہ فتویٰ قاضیخان

ترجمہ: روایت کی حضرت حسن نے امام اعظم سے کہ نکاح باطل ہے فی غیر کفو دوسرے قول میں حسن نے امام اعظم سے قول عدم جواز نکاح فی غیر کفو کیا ہے اور اسی پر فتویٰ قاضی خان کا ہے۔

قال فی الچلپی وفی روایت الحسن عن ابی حنیفۃ لا ینعقد ای تجوز النکاح ان کان کفواً والا لا یجوز اصلاً وھو المختار للفتویٰ لفساد الزمان قال شمس الائمۃ السرخسی روایت الحسن اقرب الی الاحتیاط

ترجمہ: چلپی نے کہا ہے کہ روایت حسن کی امام صاحب سے یہ ہے کہ نکاح کفو میں منعقد ہوتا ہے غیر کفو میں اصلاً منعقد نہیں ہوتا اور یہی مختار للفتوی ہے لفساد الزمان علامہ سرخسی نے کہا ہے کہ روایت حسن اقرب الی الاحتیاط ہے نیز معمولی تغیر کے ساتھ یہی عبارت بحر الرائق، شامی، فتح القدیر، حموی، درر، غرر، فتاوی عالمگیری، نہایہ علی الہدایہ، خلاصۃ الفتاوی، جامع الرموز اور عنایہ وغیرھا میں ہے۔

حوالہ نمبر ۱۷:

وفی البیہقی عن جابر عن علی مرفوعاً ثلاث لا توخرها الصلوة اذا اتت والجنازة اذا حضرت و الایم اذا وجدت لها کفواً رواه الترمذی والحاکم وصححه

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مرفوع ہے۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تین چیزوں میں تاخیر نہیں کرنا نماز جب وقت آجائے اور جنازہ جب حاضر ہو اور بے نکاح والی جب اس کی کفو مل جائے تو ثابت ہوا نکاح کے جواز کیلئے کفو شرط ہے۔ نیز حدیث میں

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما بعثت مصلحاً رواه الدیلمی

ترجمہ: مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا۔

وقال انا اوّل الانبیاء خلقاً واخرهم بعثاً الالا یزوج النساء الا الاولیاء ولا یزوجن الامن الاکفاء

ترجمہ: ارشاد فرمایا میں انبیاء میں خلقت کے لحاظ سے اول ہوں اور بعثت کے لحاظ سے آخر۔ خبردار عورتوں کا نکاح نہ کریں مگر اولیاء اور نکاح نہ کریں مگر کفو میں تو ثابت ہوا کہ نکاح غیر کفو میں نہیں منعقد ہوتا۔

رواه ابن ماجه والدار قطنی باسناد علیٰ شرط الشیخین نیز فتح القدیر میں ہے **عن عائشه مرفوعاً** اس حدیث کے ماتحت **ایما امراة نکحت نفسها المراد بمن نکحت فی غیر الکفو**

یعنی جو نکاح غیر کفو میں کرائے وہ باطل ہے۔

حوالہ نمبر ۱۸: ھدایہ فصل الکفاۃ میں ہے۔

اذا تزوجت المرأۃ نفسها من غیر کفو فلاولیاء ان یضرقوا بینهما دفعاً لضرر العار عن انفسهم

ترجمہ: جب عورت اپنا نکاح غیر کفو میں کرے تو اولیاء اس نکاح میں تفریق کرا سکتے ہیں تاکہ عار ان سے منتفی ہوجائے۔ نیز ہدایہ باب الاولیاء والاکفاء میں ہے **وعن ابی حنیفة والی ابی یوسف انه لا یجوز فی غیر الکفو لانه کم من واقع لا یرفع ویروی رجوع محمد الی قولهما**

ترجمہ: روایت ہے امام صاحب اور امام ابو یوسف رحمتہ اللہ سے کہ نکاح غیر کفو میں جائز نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے واقعات عدالت میں پیش نہیں کئے جاسکتے اور ایک روایت یہ ہے کہ امام محمد نے بھی ان دونوں کے قول کی طرف رجوع کیا ہے۔

حوالہ نمبر ۱۹: بحر الرائق اور فتح القدیر میں ہے۔

لو زوج المطلقة ثلاثاً نفسها من غیر کفو ودخل بها الزوج الثانی لا تحل لزوج الاول علیٰ ماهو المختار فی الحقائق هذا مما یجب حفظه لکثرة وقوعه

ترجمہ: اگر مطلقہ ثلاثہ نے نکاح غیر کفو میں کرایا اور دوسرے خاوند نے اس سے مقاربت کی اور طلاق دے دی تو وہ پہلے خاوند کیلئے حلال نہ ہوگی یہی مذہب مختار ہے۔ (اس لئے) کہ نکاح غیر کفو میں باطل ہے اور حقائق میں یہ بات ہے یہ وہ مسئلہ ہے جسے یاد کرنا واجب ہے کیونکہ یہ کثیر الوقوع ہے۔

حوالہ نمبر ۲۰: مختصر الوقایہ میں موجود ہے۔

وروى بطلانه بلا كفوو به اخذ كثير من المشائخ

ترجمہ: روایت کیا گیا کہ نکاح غیر کفو میں باطل ہے اور اسی پر اکثر مشائخ کا فتویٰ ہے۔

حوالہ نمبر ۲۱: تنویر الابصار میں ہے۔

وروى الحسن عن ابى حنيفه عدم جوازه اصلاً وصححه علماء

ترجمہ: حضرت حسن نے امام اعظم سے یہ روایت کی ہے کہ نکاح غیر کفو میں اصلاً جائز نہیں اور علماء نے اسی قول کو صحیح کہا ہے۔

حوالہ نمبر ۲۲: ہدایہ میں ہے۔

لان الشريفة تابى ان تكون مستفرشة للخبيث

ترجمہ: اس لئے کہ شریفہ کو یہ ناگوار ہوگا کہ وہ خبیث کا فرش بنے ثابت ہوا شریعت میں نکاح فی الکفو کا اعتبار ضروری ہے۔ غیر کفو میں نکاح منعقد نہیں ہے۔

حوالہ نمبر ۲۳: فتح القدیر، عالمگیری، رد المختار، فتاویٰ، رضویہ وغیرہ میں موجود ہے۔

فان الموجب هو استنقاص اهل العرب فيدور معه

یعنی جس فعل کو اھل عرف نقص سمجھیں وہ ذریعہ عدم جواز ہوگا۔

حوالہ نمبر ۲۴: عینی علی الکنز جلد اول، صفحہ ۱۴۸ میں ہے

قال ابو يوسف لو رضى بعضهم لا يسقط حق من هو مثله كالدين المشترك

ترجمہ: امام ابو یوسفؒ نے فرمایا اگر بعض اولیاء نکاح فی غیر کفو پہ راضی بھی

ہوں تو باقی بعض کا حق ساقط نہیں ہوتا ثابت ہوا نکاح فی غیر الکفو میں اگر بعض اولیاء راضی بھی ہوں تو نکاح نہیں ہوتا۔ جب تک جمیع راضی نہ ہوں اور اس پہ راضی ہونا جمیع اولیاء کا غیر ممکن ہے۔

حوالہ نمبر ۲۵: فتاویٰ درمختار جلد نمبر ا صفحہ ۱۹۵ باب الکفاۃ میں ہے۔

العجمی لا یکون کفواً للعربیۃ ولو کان العجمی عالماً او سلطاناً ھو الاصح

ترجمہ: کوئی عجمی عربیہ عورت کا کفو نہیں ہوتا اگر چہ عجمی عالم ہو یا بادشاہ ہی کیوں نہ ہوں یہی قول اصح ہے۔ فتح القدیر نے ینابیع سے اور بحر الرائق نے اسے ظاہر الروایت کہا ہے۔

فائدہ

کتاب وسنت اور فقہ کی نصوص سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ نکاح کا شرعی محل کفو ہے۔ غیر کفو میں نکاح اصلاً باطل ہے۔ یہاں تک کہ مطلقہ ثلاثہ نے اگر حلالہ میں غیر کفو سے عقد کیا تو تحلیل صحیح نہیں ہوگی اور وہ پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں ہوگی کیونکہ یہ نکاح باطل ہے غیر منعقد ہے۔ بنا بر روایت مفتی بہ کے حاصل کلام یہ ہوا کہ مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ غیر کفو میں نکاح اصلاً منعقد نہیں ہوتا۔ خواہ نکاح عورت بدون اجازت اولیاء کرے یا اجازت اولیاء سے اس لئے کہ غیر کفو میں نکاح عرف میں عار اور ہتک سمجھی جاتی ہے اور یہی علت عدم جواز ہے۔

اس مسئلہ میں بحث ثانی

کیا سیدہ فاطمہ کا نکاح غیر سید سے خواہ بہ اجازت ولی ہی ہو منعقد ہو سکتا ہے یا

نہیں؟

الجواب:

سیدہ کا نکاح غیر سید سے اصلاً منعقد نہیں ہوتا چونکہ غیر سید سیدہ کا کفو نہیں۔اس لئے یہ نکاح منعقد نہ ہوگا۔چنانچہ اعلیٰ حضرت فاضل گولڑویؒ نے اسی بناء پر عدم جواز نکاح غیر سید کا سیدہ سے قول کیا ہے اصل مسئلہ سے پہلے کتاب وسنت سے فضائل اہلبیت پر دلائل ملاحظہ ہوں اس کے بعد اصل مسئلے کا جواب ذکر کیا جائیگا۔

دلیل نمبر۱:

قرآن مجید میں ہے

قل لا اسئلکم علیه اجرا الاالمودة فی القربیٰ

ترجمہ:ارشاد فرمایئے اس تبلیغ کا میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا مگر میرے قریبیوں سے دوستی کرو۔

دلیل نمبر۲:

انمایرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهر کم تطهیراً

اس کے سوانہیں ہے رب نے ارادہ فرمایا تمہیں پاک کرے اے اھل بیت مکمل طور پر

دلیل نمبر۳:

فقل تعالو ندع ابناء نا وابنائکم ونساء نا ونسائکم

ترجمہ: اے اھل کتاب آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو۔ اس آیت میں ابناء رسول سے مراد حضرات حسنین کریمین ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

دلیل نمبر۴:

بخاری شریف میں موجود ہے۔

الفاطمة بضعة منی یریبنی مارا بها ویوذینی ماااذا ء ها

ترجمہ: میری بیٹی میرے جسم کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے بے چین کرتی ہے مجھے بے چین کرتی ہے اور جس چیز سے انہیں ایذا پہنچتی ہے مجھے بھی ایذا پہنچتی ہے۔

حوالہ نمبر۵:

بخاری شریف میں موجود ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خاتون جنت کی موجودگی میں ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا لا آذن ثم لا آذن یعنی میں اجازت نہیں دیتا۔ چونکہ اس دوسرے نکاح سے خاتون جنت کو ایذا ہوتی گو شریعت میں چار عورتوں کے ساتھ نکاح مباح تھا لیکن نبی کریم علیہ السلام نے ایذا فاطمہ کی وجہ سے امر مباح کو بھی حرام قرار دیدیا۔

حوالہ نمبر۶:

مسلم شریف اور ترمذی میں واصلہ ابن اسقع راوی میں حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو چنا اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم اور مجھے بنی ہاشم سے چنا۔ نیز یہ طے شدہ بات ہے کہ آپ کی اولاد کا سلسلہ جناب خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شروع ہوا ہے اس پر بھی چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

حوالہ نمبر ۷:

حدیث شریف میں ہے حضور نے ارشاد فرمایا

مابال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع کل سبب ونسب ینقطع الا سببی ونسبی فانها موصولة فی الدنیا والاخرہ رواہ البزاز

ترجمہ: ارشاد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی حالانکہ ہر سبب اور نسب قیامت میں منقطع ہو جائے گا۔ لیکن میرا سبب اور نسب دنیا اور آخرت میں قائم رہے گا۔

فائدہ:

نسب وہ کمالات میں جو جانب ولادت سے حاصل ہوں اور سبب وہ کمالات میں جو تعلق نکاح سے ہوں۔

حوالہ نمبر ۸:

حدیث میں ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا

مابال رجال یقولون ان رحم رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تنفع قومهم یوم القیامة والله ان رحمی موصولة فی الدنیا والاخرہ رواہ الحاکم عن ابی سعید الخدری وحافظ ابن حجر وصححه فی مقام اخر

ترجمہ: ارشاد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی

قرابت قیامت کے دن نفع نہ دیگی۔ اللہ کی قسم میری قرابت دنیا اور آخرت میں قائم اور نافع ہے۔

حوالہ نمبر۹:

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میں نے جعفر کو جنت میں دیکھا زید سے اوپر تھے تو میں نے کہا کہ مجھے گمان نہ تھا کہ زید جعفر سے نیچے ہوگا جبرائیل علیہ السلام نے کہا

زیداً لیس بدون جعفر ولکن فضلنا جعفر لقرابة منك رواه الحاکم عن ابن عباس مرفوعاً وابن سعد عن محمد ابن عمر وابن علیٰ مرسلا

ترجمہ: یعنی حضرت جعفر کو اس لئے زید پر فضیلت ہے کہ وہ آپ کے قریبی ہیں۔

حوالہ نمبر۱۰:

بخاری شریف میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے

ارقبوا محمداً فی اهل بیته (بخاری شریف)

ترجمہ: نبی کریم کا احترام یہ ہے کہ ان کی اھل بیت کا احترام کیا جائے۔

حوالہ نمبر۱۱:

حضور علیہ السلام نے فرمایا

اشتد غضب اللّٰہ علی من اذانی فی عترتی (دیلمی)

ترجمہ: اللہ کا ان پر سخت غضب ہو جو مجھے اولاد کے بارے میں تکلیف دیتے ہیں۔

حوالہ نمبر۱۲:

ینابیع میں ہے ابی سعید خدری راوی میں معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

نحن اهل بيت لا يقاس بنبا احد

ترجمہ: ہم اھل بیت ہیں ہم پر کسی کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ یہی روایت ویلمی اور کنزالعمال میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ اھل ایمان نے اھل بیت کے ساتھ ان الفاظ سے عقیدت کا اظہار کیا ہے۔

انتم بضعة النبى فكونوا كيف كنتم فما لكم اكفاء

اے اھل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ جس حالت میں بھی ہوں آپ کی کوئی کفو نہیں۔

حوالہ نمبر۱۳:

جیسے کہ ہم نے کہا ہے کہ ہر باپ کی اولاد کا سلسلہ بیٹے سے شروع ہوتا ہے لیکن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے کہ آپ کا سلسلہ بیٹی سے شروع ہوگا چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا۔

كل بنى انثى نيتمون الى اجدادهم الا ولد فاطمة انا وليهم وانا حسبتهم وانا ابوهم اخرج طبرانى عن فاطمة

نیز صواعق محرقہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱۲ میں یہ روایت موجود ہے ارشاد فرمایا ہر لڑکی کی اولاد اس کے اجداد کی طرف منسوب ہوتی ہے ماسوا اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا ولی ہوں اور عصبہ ہوں اور باپ ہوں۔

فائدہ:

مسلک حنفی کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر میں موجود ہے کہ علوی یا عالم کو تصغیر کے ساتھ ذکر کرنا جیسے علوی کو علیوی کہنا یا عالم کو عویلم کہنا موجب کفر و ضلالت ہے۔

حوالہ نمبر ۱۴:

علامہ غزالی اپنی کتاب وجیز میں فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی فقہ میں نص فرمائی

لا یجببر فضیلتہ نسب رسول اللّٰہ بفضیلتہ اخری ماوراہ ذالک وقد تعدل عادتاً بجبر فضیلتہ بفضیلتہ بحیث ینتقص العار

ترجمہ: حضور علیہ السلام کے نسب کی فضیلت کے مقابلے میں دوسری کوئی فضیلت نہیں۔ان کے ماسواء کسی دوسری فضیلت کی کمی کسی اور طریقے سے پوری ہو جاتی ہے لیکن نسب فضیلت رسول کے ساتھ کو دوسری فضیلت برابر نہیں ہو سکتی۔

حوالہ نمبر ۱۵:

شرف المؤبد صفحہ ۵۴ میں یہ عبارت موجود ہے۔

فاما لا ولاد سیدة النساء فاطمة الزهراء بنت رسول اللّٰه سیادة وشرافة اباً وجداً واماً فلیس لهم کفواً احد من غیر هم فی کتاب من الکتب السماویته ولا فی الدین من الادیان الالهیة ومن

شاء فليومن ومن شاء فليكفر لااكراه فی الدين فان موعدنا يوم الدين

ترجمہ: اولاد سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ کی سیادت وشرافت میں ابا جداً اور اماً ان کا غیر ان کی کفو نہیں ان کے غیر کا ان کی کفو ہونا نہ کتب سماویہ سے ثابت ہے اور نہ کسی دین الٰھیہ میں یہ بات ہے کہ کوئی غیر ان کا ان کی کفو ہو جو چاہتا ہے ایمان لائے جو چاہتا ہے کفر کرے دین میں جبر نہیں یہ قیامت کے دن فیصلہ ہو جائے گا۔

حوالہ نمبر ۱۶:

قرآن مجید میں موجود ہے ولسوف يعطيك ربك فترضیٰ اس کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فرماتے ہیں

من رضاء محمد ان لا يدخل احدهم من اهل بيته النار رواه ابن جرير بطريق السدی عنه

ترجمہ: رب کی رضا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ہوگی کہ آپ کی اھل بیت میں کسی کو جہنم میں نہ داخل کرے۔

حوالہ نمبر ۱۷:

قرآن مجید میں ہے وتعزروه وتوقروه حضور علیہ السلام کی تعظیم وتوقیر فرض ہے اور بے ادبی اور ہتک حرام چنانچہ یہ قاعدہ شرعیہ مسلمہ ہے۔

الامر بشی نهی عن ضده

یعنی جب تعظیم کا حکم ہے تو توہین حرام ہوگی نیز ہدایہ میں یہ موجود ہے جزء المرء فی معنی نفسہ یعنی آدمی کی جزو کا حکم اس کے ذات والا ہوتا ہے لہذا اولاد رسول صلی

اللہ علیہ وسلم کی تعظیم فرض ہوئی۔ چنانچہ علامہ رازی صاحب تفسیر کبیر نے اسباب حرمت نکاح والدہ اور بیٹی کے بارے میں تصریح فرمائی ہے۔

ان السبب لھذا التحریم ان الوطی اذلال واھانۃ

ترجمہ: یعنی ماں اور لڑکی سے نکاح اس لئے حرام ہے کہ نکاح کا مقصد وطی ہوتا ہے اور وطی میں توہین وتذلیل ہوتی ہے حالانکہ اس کے مقابلے میں اولاد رسول کی تعظیم واجب ہے۔ اس لحاظ سے بھی سیدہ کا نکاح غیر سید سے ناجائز ہوگا۔

حوالہ نمبر ۱۸:

علامہ قاضی عبدالنبی ابن قاضی عبدالرسول اپنی کتاب دستور العلماء مطبوعہ حیدر آباد جلد ایک صفحہ نمبر ۹ پر فرماتے ہیں۔

قال الامام علم الدین عراقی رحمۃ اللّٰہ علیہ ان فاطمہ واخاہ ابراھم ماافضل من الخلفاء الاربعۃ باالاتفاق قال الامام المالک ماافضل علی بضعۃ النبی احداً

ترجمہ: امام علم الدین عراقی فرماتے ہیں کہ خاتون جنت اور ان کے بھائی ابراہیم علیہ السلام خلفاء اربعہ سے افضل نہیں ہیں باالاتفاق امام مالک نے فرمایا میں کسی کو نبی کریم کے ٹکڑے (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پر فضیلت نہیں دیتا۔

حوالہ نمبر ۱۹:

مجموعۃ النبھانی جلد ایک صفحہ ۲۷۸ مطبوعہ بیروت فرماتے ہیں

اسعد الناس انتھم باتفاق وفی غیر کم خلاف او خفاء

ترجمہ: اے اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری شرافت اتفاقی ہے اور باقی لوگوں کی شرافت وفضیلت میں اختلاف ہے۔

حوالہ نمبر ۲۰:

کوہستانی نے مضمرات اور برجندی نے ذکر کیا ہے

ان الاصح ان ذاالجاہ کالسلطان و العالم لا یکون کفواً للعلویۃ

ترجمہ: صحیح بات یہ ہے کہ بادشاہ عالم علویہ کا کفو نہیں ہوتا۔

وفی النیا بیع والاصح انہ لیس کفواً للعلویۃ رد المختار (جلد نمبر ا، صفحہ ۱۹۰، مطبوعہ مصر)

ترجمہ: نیا بیع میں ہے کہ صحیح تر قول یہ ہے کہ سلطان عالم وغیرہ علویہ کے کفو نہیں ہو تے نیز فتاوی خیریہ میں ہے وھی مقصورۃ علی ذر ۃ الحسن و الحسین یعنی یہ شرافت نسبی علی وجہ الکمال اولاد حسن اور حسنین میں ہے۔

حوالہ نمبر ۲۱:

علامہ یوسف نبھانی اپنی کتاب الشرف المؤبد لاھل محمد میں فرماتے ہیں وھذہ حدیث صحیح ونصوص صریحۃ تدل ان اھل البیت افضل الناس حسبا ونسبا ویتفرع علی ھذا انھم لا یکافئھم فی النکاح احد من الناس وبہ صرح غیر واحد من الائمتہ

ترجمہ: یہ احادیث صحیحہ اور نصوص صریحہ دلالت کرتی ہیں کہ اھل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے حسب ونسب میں افضل ہیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ سادات کرام کا کوئی غیر سید کفو نہیں۔ چنانچہ اس مسئلہ کی کئی ائمہ نے تصریح کی ہے۔

حوالہ نمبر ۲۲:

قال الجلال الدین سیوطی فی الخصائص ومن خصائصه صلی الله علیه وسلم ان اله لا یکافی فی النکاح احد من الخلق (خصائص کبریٰ)

ترجمہ: یعنی اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی سادات کرام کے ساتھ عقد نکاح میں خلق خدا میں سے کوئی غیر سید کفو نہیں ہوسکتا۔

حوالہ نمبر ۲۳:

امام عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب کشف الغمہ عن جمیع الامہ جلد دوم مطبوعہ مصر فرماتے ہیں آٹھویں قسم خصائص وکرامات حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ ہے۔

انه اله لا یکافی فی النکاح احد من الخلق

ترجمہ: بے شک آپ کی آل کا مخلوقات کا کوئی کفو فی نکاح نہیں۔

حوالہ نمبر ۲۴:

علامہ فقیہ محدث شہاب الدین احمد ابن حجر ہیتمی مکی اپنی کتاب الصواعق المحرقہ مطبوعہ مصر میں فرماتے ہیں اس سے پہلے چند احادیث فضائل کی نقل کیں اس کے بعد فرمایا۔

من خصائصه صلی الله علیه وسلم ان اولاد بناته ینسبون الیه صلی الله علیه وسلم واولاد بنات غیره لا ینسبون الی جدهم من الکفاة وغیرها

ترجمہ: آپ کے خصائص میں یہ ہے کہ آپ کی بیٹیوں کی اولاد حضور علیہ

السلام کی طرف منسوب ہوتی ہے اور غیر کی بیٹیوں کی اولاد اپنے نانے کی طرف سے منسوب نہیں ہوتی۔ لہٰذا اولاد رسول کا کوئی کفو نہیں اور باقی معاملات میں کوئی شریک نہیں۔

حوالہ نمبر ۲۵:

کتاب الشرف المؤبد لاھل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مولفہ علامہ یوسف بنھانی سنی مطبوعہ بیروت فرماتے ہیں۔

ومن خصائعهم كونهم اشرف الناس نسباً وافضل الخلق حسباً

ترجمہ: اولاد رسول (سادات کرام) کا یہ خاصہ ہے کہ وہ سب لوگوں سے نسباً اور حسباً افضل ہیں۔

حوالہ نمبر ۲۶:

صواعق محرقہ مصنفہ امام ابن حجر ہیثمی سنی مطبوعہ مصر میں موجود ہے۔

ثم معنى الانتساب اليه صلى الله عليه وسلم الذى هو من خصوصياته انه اب وانهم نبوة حتى يعتبر ذالك فى الكفاة فلا يكافى شريفة هاشمى غير شريف وقولهم ان بنى هاشم المطلب اكفاهم سواء محله فى ماعداء هذه الصورة

ترجمہ: حضور علیہ السلام کی طرف انتساب کا یہ معنیٰ ہے جو ان کے خصوصیات میں ہے کہ سادات بنی فاطمہ کیلئے آپ باپ ہیں اور یہ سادات ان کے بیٹے ہیں یہاں تک کہ یہ مسئلہ کفو میں بھی معتبر ہوگا لہذا شریفہ کا کوئی ہاشمی غیر شریف کفو نہیں

ہوسکتا اور وہ قول کہ بنی ہاشم اور مطلب برابر ہیں۔اس کا حکم سادات بنی فاطمہ سے علیحدہ ہے۔نیز صواعق محرقہ صفحہ ۹۵ پر یہ عبارت موجود ہے۔

من فوائد ذالك ايضاً انه يجوز ان يقال للحسنين ابناء رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو اب لهما اتفاقاً

اس بحث کے فوائد میں یہ ہے کہ شرعاً یہ جائز ہے کہ یوں کہا جائے کہ حسنین کریمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ہیں اور حضور علیہ السلام ان کے باپ ہیں باالاتفاق

حوالہ نمبر ۲۷:

فتاویٰ بعیۃ المستر شدین فی تلخیص فتاویٰ بعض الائمۃ من العلماء المتاخرین مطبوعہ مصر میں یہ موجود ہے۔

ليس للهاشمي الغير المنتسب اليه صلى الله عليه وسلم كذريته على كرم الله وجهه الكريم من غير فاطمه رضى الله عنها كفواً اللذريته الحسنين ابن الفاطمه الزهراء رضى الله عنها الجميع وذالك لا ختصاصهم بكونهم زريته عليه الصلوة والسلام ومنتمين اى منتسبين اليه فى الكفاة وغيرها ويحمل قولهم ان بنى هاشم وبن المطلب اكفاء غير اولاد السبطين وقوله صلى الله عليه وسلم نحن ونبو المطلب شیٔ واحد على الموالات والفئى والتحريم الزكوة وغيرها ولا دليل فى تزويج على ام كلثوم بنت فاطمه من عمر رضى الله عنهم عن الجميع

فلعلهما كانا يريان صحت ذالك

ترجمہ: وہ ہاشمی جو حضور علیہ السلام کی اولاد میں شامل نہیں جیسے اولاد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ کفو نہیں ہوسکتا۔ سادات حسنی حسینی کا اس لئے کہ سادات حسنی وحسینی میں یہ خاصہ ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کی اولاد میں داخل ہیں اور آپ کی طرف منسوب ہیں۔ کفو میں اور باقی معاملات میں اور حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد گرامی کہ بنی ہاشم اور بنی ابو مطلب کفو ہیں۔ اس سے مراد غیر اولاد فاطمہ ہے اور حضور کا یہ ارشاد گرامی کہ ہم اور بنی مطلب ایک شئی ہیں یہ حکم ان مسائل سے متعلق ہے۔ موالات میں فئی میں اور حرمت زکوٰۃ میں نہ اس بات میں کوئی دلیل ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو کیا۔ شاید یہ دونوں حضرات اس کے جواز کے قائل ہوں چونکہ یہ دونوں حضرات مجتہد فی المذہب تھے تو یہ مسئلہ جزی ان دونوں کا خاصہ ہے۔ اس پر کلی افراد کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ نیز مسند امام احمد ابن حنبل میں یہ روایت موجود ہے۔

اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی رواہ احمد فی المسند

کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میری نیک اولاد کی عزت کرو اللہ کیلئے اور دوسروں کی عزت کرو میرے لئے۔

حوالہ نمبر ۲۸:

مجموعہ نبہانی جلد ایک (مطبوعہ بیروت) فرماتے ہیں۔

والصحيح انه لا احد من الناس يكافئي اولاد النبي صلى الله عليه وسلم وزريته انما اولياء هم يسقطون حق الكفاة

ترجمہ: صحیح یہ ہے کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اولاد رسول یعنی سادات حسن حسین کا نکاح میں کفو نہیں البتہ بوقت ضرورت ان کے اولیاء ان کے کفو کو ساقط کرتے ہیں (اور یہ بامر ضرورت ہے)

حوالہ نمبر ۲۹:

یا ایها الذین اٰمنو ا صلوا علیه وسلموا تسلیما

اس آیت کے ماتحت خصائص کبریٰ میں یہ روایت موجود ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ان کی آل پر درود وسلام بھیجو جیسے سلام کا حق نیز صوائق محرقہ صفحہ ۸۷ یہ ہے کہ درود میں اللهم صلی علی محمد پر اکتفا نہ کرو بلکہ علی آل محمد و ازواج محمد کا تذکرہ بھی کرو اسی طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مشہور شعر ہے۔

یا اهل بیت رسول اللّٰه حبکم فرض من اللّٰه فی القران انزله

ترجمہ: اے اھل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری محبت اللہ کی طرف سے فرض ہے۔ قرآن میں رب نے اس کا حکم نازل فرمایا۔ نیز صوائق محرقہ صفحہ ۱۰۴ پہ یہ روایت موجود ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

یا فاطمة ان اللّٰه یغضب لغضبك ویرضی لرضاك

اے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے شک اللہ تیرے غضب کی وجہ سے غضب کرتا ہے اور تیری رضا کی وجہ سے راضی ہوتا ہے۔ یہی کتاب اسی صفحہ پہ ہے۔

لانها بضعة منه صلی اللّٰه علیه وسلم وان کان بینه وبینها

وسائط

اولاد فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت خاتون جنت کے توسط سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹکڑا ہوئی اگر چہ درمیان وسائط کثیرہ موجود ہوں چنانچہ صوائق محرقہ صفحہ ۱۰۵ میں ہے۔

من اذی من احد من ولدها فقد ترضی لهذا الخطر العظیم لانه اغضبها

ترجمہ: جو اولاد فاطمہ کو تکلیف دیتا ہے وہ اس خطرہ عظیم میں مبتلا ہوگا۔ جس سے جناب خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا ناراض ہونگی۔ چنانچہ قرآن مجید میں موجود ہے۔

ماکان لکم ان توٴذوالرسول الله

ترجمہ: یہ تمہیں اجازت نہیں کہ ایذادو اللہ کے رسول کو

حوالہ نمبر ۳۰:

العهود والمواثیق اور احیاء الادب وغیر ھا میں یہ عبارت موجود ہے

قد ثبت هذا الحکم لفاطمة ثم لزریتها من بعد ها الی یوم القیامة

ترجمہ: یہ حکم خاتون جنت کیلئے ثابت ہے اور ان کے بعد ان کی اولاد کیلئے قیامت تک یہی حکم ہے۔

فائدہ:

سیدہ کا نکاح غیر سید سے چار وجوہ سے باطل ہے۔

۱۔ غیر سید سیدہ کا کفو نہیں۔ لہذا نکاح اصلاً باطل ہوگا۔

۲۔ کفو کا اعتبار شریعت میں اس لئے ضروری ہے کہ عورت کے اولیاء کو ضرر، عار، استنقاص نہ ہو جو ان کی اہانت کا موجب بنے اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا اور ہتک حضور علیہ السلام کی ہتک ہے اگرچہ وہ امر فی نفسہ مباح ہے لیکن ہتک اور اہانت کی وجہ سے اس کا جواز حرمت میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ جیسے خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں حضرت علی المرتضٰی کے دوسرے نکاح پر پابندی لگائی۔

۳۔ اولاد فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایذا جناب فاطمہ کا ایذا ہے۔ اور حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایذا ایذائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ جائز نہیں۔

۴۔ حرمت نکاح کے اسباب میں ہتک ہے جیسے کہ ہم نے علامہ رازی کی عبارت سے نقل کی ہے اور اولاد رسول کی ہتک شرعاً ناجائز ہے۔

حوالہ نمبر ۱۳:

علامہ شامی نے اپنے رسالہ العلم الظاہر فی نفع نسب الطاہر میں حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا ہے۔

اوصیکم لعترتی خیراً وان موعدکم الحوض

ترجمہ: میں تمہیں اپنی اولاد کی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور میری تمہاری ملاقات حوض کوثر پہ ہوگی۔

حوالہ نمبر ۳۲:

حافظ ابن حجر ہیتمی اپنی کتاب فتاویٰ کبریٰ میں فرماتے ہیں۔

لان من خصائصه صلی اللّٰه علیه وسلم ان اولاد بناته ینسبون الیه وهو صلی اللّٰه علیه وسلم لا یکافئه احد ولا یکافئی من انتسب الیه الا من انتسب الیه فالعباس مثلاً لا یکون کفواً شریفة وان کان من بنی هاشم فیخص بذالك اطلاقهم ان بنی هاشم والمطلب اکفاء

ترجمہ: آپ کی خصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپ کی بیٹیوں کی اولاد آپ کی طرف منسوب ہوتی ہے اور کوئی ایک آپ کا کفو نہیں جو آپ کی طرف منسوب ہو اس کی بھی کوئی کفو نہیں ہوتی مگر جو آپ کی طرف منسوب ہو مثلاً عباسی کفو نہیں ہوتا۔ شریفہ کا اگرچہ دونوں بنی ہاشم میں موجود ہوں اور یہ قاعدہ مشہور ہے کہ بنی ہاشم اور مطلب ایک کفو ہیں سادات بنی فاطمہ کے علاوہ ہوگا۔ (فتاویٰ ابن حجر ہیتمی جلد نمبر ۶ صفحہ ۹۷ مطبوعہ مصر)

حوالہ نمبر ۳۳:

صاحب بغیۃ المسترشدین نے اپنے فتاویٰ میں نقل کیا ہے۔

مسئلہ شریفة علویت خطبها غیر شریف فلا اری جواز النکاح وان رضیت ورضی ولیها لان هذا النسب الشریف الصحیح لا تسامی ولا یرام ولکل من بنی زهراء فیه حق قریبهم وبعیدهم وانی یجمعهم وبرضائهم (بغیۃ المسترشدین مطبوعہ مصر صفحہ ۱۹۴)

شریفہ سیدہ کو اگر غیر سید خطبہ کرے (دعوت نکاح) تو ہم اس نکاح کو جائز نہیں سمجھتے خواہ مخطوبہ راضی ہو اور اس کا ولی بھی راضی ہو اس لئے کہ سادات کا نسب

بہت اعلیٰ وارفع ہے جس کی بلندیوں کا قصد نہیں کیا جا سکتا۔اس میں سادات بنی فاطمہ کا حق ہے۔چاہے وہ قریب ہوں یا بعید ان سب کو کس طرح جمع کیا جا سکے گا اوران سب کی رضاء کس طرح حاصل کی جا سکے گی۔لہذا یہ نکاح غیر کفو میں اصلاً منعقد نہیں ہوتا۔

حوالہ نمبر۳۴:

فتاویٰ حمادیہ جلداول مولفہ ابوالفتح رکن ابن حسام صفحہ۱۲۴۱ میں ہے

وری الحسن عن ابی حنیفة الزوج اذا لم یکن لها کفواً لا ینعقد النکاح من الخانیه روی الحسن عن ابی حنیفه انه یجوز النکاح ان کان کفواً وان لم یکن کفواً لا یجوز اصلاً اُختلف الروایات عن ابی یوسف والمختار فی زماننا الفتویٰ علیٰ روایت الحسن

ترجمہ:روایت حسن کی امام صاحب یہ ہے کہ خاوند جب عورت کا کفو نہ ہوتو نکاح نہیں منعقد ہوتا خانیہ میں روایت ہے امام حسن نے امام صاحب سے نکاح جائز ہے اگر کفو ہو اگر کفو نہ ہوتو سرے سے نکاح جائز نہیں۔امام ابویوسفؒ سے اس مسئلہ میں روایت مختلف ہیں۔ہمارے زمانہ میں فتویٰ روایت حسن پر

حوالہ نمبر۳۵:

فتاویٰ برھنہ صفحہ۱۵ جلد دوم مطبوعہ کانپور بروایت حسن از امام اعظم نکاح در غیر کفو باطل است وماخوذ از اکثر این است وعلیه الفتویٰ یعنی حضرت حسن نے حضرت امام اعظم سے روایت کی ہے کہ نکاح غیر کفو میں باطل ہے اور اکثر کا یہی

مذہب ہے اس پر فتویٰ ہے۔

حوالہ نمبر ۳۶:

قدوری کتاب النکاح میں ہے

الکفاۃ فی النکاح معتبرۃ فاذا تزوجت المراۃ بغیر کفو فلاولیاء ان یفرقوا بینھا والکفاۃ تعتبر فی النسب والدین والمال ھو ان یکون مالکاً للمھر والنفقۃ

ترجمہ: کفو نکاح میں معتبر ہے جب عورت غیر کفو میں نکاح کرے تو اولیاء کو یہ اجازت ہے کہ نکاح میں تفریق کریں کفو معتبر ہوتی ہے۔ نسب میں دین میں اور مال میں وہ یہ کہ آدمی مالک ہو مہر کا اور نفقہ وغیرہ کا اسی مقام پہ حاشیہ قدوری التنقیح الضروری **والکفاۃ فی النکاح معتبرۃ بقولہ علیہ السلام الا لا یزوجن النساء الا الاولیاء ولا یزوجن الامن الکفاء**

ترجمہ: کفو نکاح میں معتبر ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کو نکاح نہ کر کے دیں مگر اولیاء اور نہ وہ نکاح کریں مگر کفو میں۔

حوالہ نمبر ۳۷:

شمرات صفحہ ۱۸۲ **اذا کان الرجل ذا جاہ کالسلطان والعالم یکون کفوا للعربیۃ والعلویۃ والا صح انہ لا یکون کفواً للعلویۃ**

ترجمہ: جب مرد صاحب مرتبہ ہو جیسے بادشاہ اور عالم تو یہ عربیہ کی اور علویہ کی کفو ہوگا۔ صحیح یہ ہے کہ علویہ کا کفو نہیں ہوتا۔

حوالہ نمبر ۳۸:

شرح وقایہ صفحہ ۹۵ متن میں ہے۔

وروی الحسن عن ابی حنیفه رحمة الله علیه عدم جوازه (اسی کا شرح) ای عدم جواز النکاح میں غیر کفو متن وعلیه فتویٰ قاصیخان (شرح) فی روایت الحسن عن ابی حنیفه لاینعقد

ان عبارات کا ترجمہ یہ ہے کہ نکاح غیر کفو میں منعقد نہیں ہوتا۔

حاشیه چلپی علی شرح الوقایه وفی روایت الحسن عن ابی حنیفه لا ینعقد ای یجوز النکاح ان کان کفواً والا لا یجوز اصلاً وهو المختار فی الفتویٰ لفساد الزمان قال شمس الائمه روایت الحسن اقرب الی الاحتیاط (حاشیہ چلپی علی شرح الوقایہ صفحہ ۹۵)

ترجمہ: حسن کی روایت امام صاحب یہ ہے کہ نکاح اگر کفو میں ہو تو جائز ہوگا ورنہ اصلاً جائز نہیں ہوگا اور یہی مختار للفتویٰ ہے بوجہ فساد زمانہ کے شمس الائمہ نے کہا روایت حسن اقرب الیٰ الاحتیاط ہے نیز شرع وقایہ کی اسی عبارت پر

وروی الحسن عن ابی حنیفة عدم جوازه (حاشیه) قال الحسام فی الکافی به اخذ کثیر من مشائخنا قال شمس الائمة السرخسی هذا اقرب الی الاحتیاط فلیس کل ولی یحسن المرافعة الی القاضی ولا کل قاض یعدل فکان الاحوط سدباب الترویج میں غیر کفو قال القاضی امام فخر الاسلام الفتویٰ علی قول الحسن فی زماننا

ترجمہ: حسام نے کافی میں کہا ہے اکثر مشائخ کا یہی فتویٰ ہے شمس الائمۃ السرخسی فرماتے ہیں یہ قریب الی الاحتیاط ہے ہر ولی اچھی طرح مقدمہ نہیں کرسکتا

عدالت قاضی میں اور نہ ہر قاضی عدل کرتا ہے تو احتیاط اسی میں ہے کہ نکاح فی غیر الکفو کا سدباب کیا جائے۔ قاضی امام فخر الاسلام نے کہا ہے کہ فتویٰ قول حسن پر ہے ہمارے زمانے میں نیز اسی مقام پر یہ حاشیہ شرح وقایہ غایۃ البیان شیخ فخر الدین میں ہے۔

لأن كثيراً من الاشياء لا يمكن دفعه بعد الوقوع واختار بعض المتاخرين الفتوىٰ بهذا الروايت لفساد زمان

ترجمہ: بہت سی اشیاء ان کے واقع ہونے کے بعد انہیں اٹھانا مشکل ہوتا ہے اور بعض متاخرین نے اسی روایت پر فتویٰ دیا ہے۔ بوجہ فساد زمانہ کے

حوالہ نمبر ۳۹:

غاية الاوطار جلد دوم يفتى بعدم جوازه اصلاً هو المختار للفتوىٰ لفساد الزمان

ترجمہ: فتویٰ دیا جائیگا نکاح فی غیر الکفو کے بارے میں عدم جواز کا اور یہی مختار للفتویٰ ہے بوجہ فساد زمانہ کے

حوالہ نمبر ۴۰:

المشهور العجمي لا يكون كفواً للعربيه ولو كان العجمي عالما و سلطاناً وهو الاصح (فتاویٰ برجندی صفحہ ۳۶۔۳۵)

ترجمہ: مشہور یہ ہے کہ عجمی عربی کا کفو نہیں ہوتا اگرچہ عجمی عالم ہو یا بادشاہ اور یہی صحیح ہے۔

حوالہ نمبر ۴۱:

زیلعی جز ثالث صفحہ ۱۷۱ وعن ابی حنیفه وابی یوسف انه لا یجوز فی غیر الکفو لان کثیراً من الاشیاء لا یمکن دفعه بعد الوقوع

ترجمہ: روایت امام صاحب اور امام ابو یوسف یہ ہے کہ نکاح غیر کفو میں جائز نہیں۔اس لئے کہ بہت سی اشیاء کا وقوع کے بعد دور کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

حوالہ نمبر ۴۲:

حاشیہ طحطاوی صفحہ ۴۴ میں ہے۔

العجمی لا یکون کفواً للعربیة ولو کان العجمی عالماً او سلطانا وهو الاصح

ترجمہ: عجمی عربیہ کا کفو نہیں ہوتا اگر چہ عالم یا بادشاہ ہو اور یہی صحیح ہے نیز فتاویٰ عالمگیری جلد دوم صفحہ ۲۲۹۸ ہے۔

والعالم کفواً للعربیة والعلویة والاصح انه لا یکون کفواً للعلویته

عالم کفو ہوتا ہے عربیہ کا اور علویہ کا صحیح یہ ہے کہ عالم کفو نہیں ہوتا علویہ کا۔

حوالہ نمبر ۴۳:

اسباب کفو چھ ہیں۔ان میں سے ایک سبب نسب ہے اور یہ اس لئے کفو میں معتبر ہے کہ لوگ اپنے نسب پر بہت فخر کرتے ہیں اور یہ مسلمہ بات ہے کہ سب سے بہتر حضور علیہ السلام کا نسب ہے یعنی نسب بنی ہاشم چنانچہ عینی نے مبسوط سے نقل کیا ہے۔

افضل الناس نسباً بنو هاشم ثم قريش ثم العرب لماروی عنه علیہ السلام ان اللہ اختار من الناس العرب ومن العرب قریشاً واختار منھم بنی ھاشم واختارنی من بنی ھاشم

ترجمہ: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ نے لوگوں سے عرب کو پسند کیا اور عرب سے قریش کو اور قریش سے بنو ہاشم اور مجھے بنی ہاشم سے پسند کیا۔

فائدہ:

نکاح سیدہ غیر سید کے بارے میں خواہ وہ عالم ہی کیوں نہ ہو فتح القدیر نے ینابیع سے نقل کیا ہے والاصح انه لیس کفواً للعلویته صحیح تو یہ ہے کہ عالم سید زادی کا کفو نہیں ہوتا اسی طرح عالمگیری درمختار اور جامع الرموز میں مذکور ہے اور برجندی حاشیہ شرح وقایہ میں ہے۔

الاصح ان ذالجاء کالسطان والعالم لا یکون کفواً للعلویته

صحیح تر یہ ہے کہ ذی عزت جیسے بادشاہ اور عالم علویہ کا کفو نہیں ہوتے۔ اسی طرح صحیح تر یہ ہے کہ ذی عزت جیسے بادشاہ اور عالم علویہ کا کفو نہیں ہوتے اسی طرح طحطاوی میں یہ مسئلہ مذکور ہے چنانچہ علامہ قاضیخان نے کہا ہے کہ عالم عجمی کا کفو ہوتا ہے۔ جاھل عربی اور علویہ کا لیکن احتیاط در مسئلہ نکاح یہ ہے کہ مسئلہ متن کو غیر پر ترجیح ہوتی ہے نیز خلاصہ میں ہے۔

کان یفتی الامام السرخسی وفی الکفایة به اخذ اکثر المشائخ

عدم جواز کا فتویٰ اکثر مشائخ کا ہے نیز امام ابوا للیث سمرقندی کا بھی یہی مذہب ہے کہ نکاح غیر کفو میں ناجائز ہے۔ علاوہ ازیں فتاویٰ برھنہ میں ہے۔

بروایت امام حسن از امام اعظم نکاح در غیر کفو باطل است اور ماخوذ اکثر انیست وعلیہ الفتویٰ نیز فتح القدیر میں ہے۔

روایت الحسن عنه ان عقدت مع کفو جاز ومع غیره لا یصح

روایت حسن یہ ہے امام اعظم سے اگر نکاح کفو میں ہوتو جائز ہوگا اور غیر کفو میں ہوتو نہیں صحیح نیز بحر الرائق میں ہے۔

ان المفتی به روایت الحسن عن امام عن علامه انعقاد النکاح اصلاً اذا کان لها ولی لم یرض به قبل العقد فلا یضیه الرضاء بعده

ترجمہ: مفتی بہ روایت حسن میں ہے امام اعظم سے کہ نکاح غیر کفو میں اصلاً منعقد نہیں ہوتا اگر عورت کا ولی نکاح سے پہلے راضی نہ ہوتو بعد میں راضی ہونا کوئی مفید نہیں ہوتا۔ (بحر الرائق جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۳۸) نیز بحر الرائق باب الاولیاء میں ہے۔

وروی الحسن عن الامام انه اذا کان الزوج کفواً نفذ نکاحها والالم ینعقد اصلاً

ترجمہ: روایت حسن امام اعظم سے یہ ہے جب نکاح کفو ہوتو نافذ ہوگا ورنہ اصلاً منعقد نہیں ہوتا۔

وفی المعراج معزیا ألی قاضی خان وغیره المختار للفتویٰ فی زماننا روایت الحسن وفی الکافی والذخیرة وبقوله اخذ کثیر من المشائخ لانه لیس کل قاض یعدل ولا کل ولی یحسن المرافعة والحبثو بین یدی القاضی مذلة وسدالباب بالقول بعدم الانعقاد اصلاً

ترجمہ: اکثر مشائخ کا یہی قول ہے کہ ہر قاضی عدل نہیں کرتا اور نہ ولی اچھی

طرح دعویٰ دائر کر سکتا ہے اور قاضی کی عدالت میں حاضر ہونا ذلت ہے۔لہذا اس مسئلہ میں سدباب یہ ہے کہ قول کیا ہے نکاح غیر کفو میں اصلاً منعقد نہیں ہوتا نیز اسی کتاب میں فصل فی ماتحل لہ صفحہ ۶۲ جلد نمبر ۴ اما علی روایت

الحسن مفتی بها فلا یحل العبد لفقد الکفاة

ترجمہ: امام حسن کی روایت مفتی کے مطابق مطلقہ ثلاثہ کا حلالہ غلام سے کیا جائے تو حلال نہیں ہوتی ۔اس لئے کہ غلام کی حرہ کے ساتھ کفو نہیں اسی صفحہ پہ ہے

امـا علی المفتی به فانه لا یجب المهر الثانی بالاتفاق لانه نکاح فاسد کما صح به فی الخانیة

ترجمہ: قول فقیہ میں جب حرہ نے غلام سے نکاح کرایا تو ان پر بالاتفاق مہر نہ ہوگا۔اس لئے کہ یہ نکاح فاسد ہے جیسے تصریح کی خانیہ نے نیز فتاویٰ مہدیہ جلد ثانی صفحہ ۱۶ میں ہے۔

اذا زوجـت البـالـغة نـفسهـا من غیر کفو لا یکون نکاحها علی مابه الفتویٰ واللہ تعالیٰ اعلم

ترجمہ: جب بالغہ نکاح غیر کفو میں کرائے تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔جیسے اسی پر فتویٰ ہے نیز حموی میں ہے جہاں اقسام فسخ نکاح ذکر کی ہیں وہاں نکاح بـعـدم الـکفاة عـلی قول من یقول بـطلانه وهو الـصـحیح فلا یختاح الی فرقة تو نکاح غیر کفو میں ہو تو سرے سے باطل ہوتا ہے اور یہی صحیح ہے۔اس میں نکاح کی تفریق کی ضرورت نہیں ہوتی ۔اسی طرح یہ مسئلہ نہایہ حاشیہ علی الھدایہ میں بتفصیل موجود ہے اور فتاویٰ سعیدیات جلد اول میں هـو الـمختار للفتویٰ علی عدم صحت عقد اصلاً لفساد لزمان

ترجمہ: مختار للفتویٰ یہ ہے کہ نکاح غیر کفو میں صحیح نہیں ہوتا بوجہ فساد زمانہ کے

کتاب کا صفحہ ۱۲ تا ۱۳

ایک دفعہ حضور انور قدس سرہ بکڑالہ تشریف لے گئے۔ وہاں راجہ محمد خاں علاقہ دار و رئیس بکڑالہ نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر میاں محمد صاحب کھڑی والہ کی طرف سے سلام پیش کیا اور امتی مرد کے ایک سیدہ کے ساتھ نکاح کے متعلق ایک فتویٰ جواز کا ذکر کیا جو موضع چکڑالی میں ایسے واقعہ کے بعد بعض علماء نے دیا تھا اور خدشہ ظاہر کیا کہ ایسے فتویٰ سے دنیا میں طوفان بے ادبی پیدا ہوگا۔ حضور نے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا کہ ایسے بے ادب اور گستاخ ہمارے پاس آنے کا حوصلہ نہیں رکھتے جو لوگ عترت نبوت سے بے ادبی کرتے ہیں وہ ازلی بدبخت ہیں۔ نہ وہ ہمارے پاس آتے ہیں اور نہ ہی ہم انہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہمارے مفتی صاحبان بھی عجیب ہیں۔ اگر کوئی لفظ عالم کو بصیغہ تصغیر عویلم پڑھ دے یا علماء کے جوتوں کی توہین کر دے تو ایسا کرنے پر تو وہ فوراً کفر کا فتویٰ صادر کر دیتے ہیں مگر سفینہ محمدی کی بے حرمتی کرنے والے کو وہ کچھ نہیں کہتے۔ حالانکہ علماء کا شرف بوصف علم ہے جو ذاتی نہیں اور بغیر عمل کے جس کی کوئی وقعت نہیں۔ اس کے برعکس اہل بیت نبی کا شرف ذاتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انتساب کی وجہ سے انہیں موہوب ہوا۔ (اقتباس: ملفوظات مہریہ صفحات ۱۳۳، ۱۳۴ تیسرا ایڈیشن مطبوعہ اپریل ۱۹۸۶ء)

نوٹ: اس مسئلہ میں بحث ثالث سوالات اور جوابات

سوال نمبرا: قرآن مجید میں جہاں محرمات کا تذکرہ فرمایا ارشاد فرمایا واحل لکم ماوراء ذالکم مذکورہ بالا محرمات کے علاوہ تمہارے لئے حلال ہیں جس سے ثابت ہوا کہ سیدہ کا نکاح غیر سید سے جائز ہے؟

جواب: مفسرین نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ آیت عام مخصوص البعض ہے نیز پھوپھی کا بھتیجی کا ایک نکاح میں جمع کرنا اور خالہ کا بھانجی کے ساتھ ایک نکاح میں ہونا یہ شرعاً حرام ہے۔ حالانکہ مذکورہ بالا محرمات میں اس کا تذکرہ نہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو یہی آیت صاحب تفسیر خازن فرماتے ہیں اگرچہ ماقبل کی آیت میں محرمات کا ذکر ہے۔

لکن دل الدليل من السنة لتحريم اصناف اخر سوا ما ذكر من ذالك انه يحرم الجمع مابين المرأة وعمتها وبين المرأة وخالتها ومن ذالك المطلقة الثلاثة لا تحل له زوجها الاول حتى تنكح زوجا غيره وذالك النكاح المنعقدة فلا تحل لزوج حتى تنقضى عدتها

یعنی احل لکم ماوراء ذالکم سے بھی کچھ مستثنیات ہیں جن سے نکاح جائز نہیں تو نکاح سیدہ کے جواز کو اس میں شامل کرنا بے باکی ہوگی۔ بلکہ ماورائے میں ما مخصوص ہوگا۔ نیز تفصیل جمل جلد اول صفحہ ۳۷۲

قوله ماورا ذالكم عام مخصوص وقد دل السنة على تحريم اصناف اخر سوا ماذكر من ذالك انه يحرم الجمع بين المرأة عمتها

مفسرین کے اقوال سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ احل لکم ما وراء ذالکم میں ماعام مخصوص البعض ہے لہذا اس سے نکاح سیدہ کا غیر سید سے جواز نکالنے کی کوئی وجہ نہیں۔

سوال نمبر۲: قرآن مجید میں ہے ولعبد مومن خیر من مشرك ترجمہ: غلام مومن بہتر ہے آزاد کافر سے اس سے ثابت ہوا کہ غلام مومن کا نکاح حرہ سے جائز ہے حالانکہ غلام کفو نہیں ہے۔ حرہ کا تو ثابت ہوا کہ نکاح غیر کفو میں جائز ہے؟

جواب: ان آیات میں مقصد اسلام کی فضیلت اور کفر کی مذمت کرنا ہے۔ اس لئے قرآن مجید نے کافر مرد کو مومنہ عورت سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح مومن مرد کو مشرکہ عورت سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک وہ اسلام نہ قبول کریں چونکہ کافر مسلمان کا کفو نہیں اسلئے نکاح جائز نہیں۔ آیت مذکورہ میں غلام مومن بہتر ہے آزاد کافر سے اس میں غرض افضلیت اسلام ہے اور ردکفر نہ کہ یہ ثابت کرنا عبد آزاد کا کفو ہے۔

سوال نمبر۳: تمام لوگ کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر ہیں۔ نیز حدیث میں ہے کہ عربی کو عجمی اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے اعتبار سے؟

جواب: صاحب فتح القدیر فرماتے ہیں ان روایات کا تعلق عالم آخرت سے ہے وہاں سب انسان برابر ہونگے معیار فضیلت تقویٰ ہوگا۔ کفو کا حکم متعلق عالم دنیا سے ہے۔ اس لئے ان جیسی روایات سے کفو کی اہمیت ختم نہیں ہوتی۔ (فتح القدیر جلد ثالث صفحہ ۱۸۶) نیز ان روایات کا یہی جواب امام سرخسی نے اپنی مبسوط میں دیا ہے۔ مبسوط جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۳ یہ بات یاد رہے کہ اعلیٰ نسب پر فخر وغرور کرنا

منع ہے لیکن بطور تحدیث بالنعمت اچھے نسب کا ذکر کرنا حضور علیہ السلام سے ثابت ہے آپ نے غزوہ حنین میں یہ رجز پڑھا تھا۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۱۰)

ترجمہ: میں اللہ کا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

سوال نمبر۴: مخالفین کا یہ سوال بھی ہے کہ جب خاندان قریش کے افراد ایک دوسرے کیلئے کفو ہیں تو سادات بنی فاطمہ بھی ان میں شامل ہیں؟

جواب: صاحب ھدایہ نے ارشاد فرمایا۔

وعن محمد الا ان یکون نسباً مشھوراً کاھل بیت الخلافۃ (ھدایہ اولین صفحہ ۳۲۰)

ترجمہ: امام محمد سے روایت ہے ویسے تو قریشی ایک دوسرے کے کفو ہیں لیکن جو نسب میں زیادہ شہرت رکھتا ہو وہ اس سے مستثنٰی ہے جیسے اھل بیت خلافت نیز یہی روایت شمس الائمہ سرخسی نے مبسوط میں ان الفاظ سے ذکر کی ہے۔

وروی عن محمد رحمہ اللّٰہ تعالیٰ انہ قال الا ان یکون نسباً مشھوراً نحو ال بیت الخلافت فان غیر ھم لا یکافئھم (مبسوط جلد خامس صفحہ ۲۴)

نیز اسی روایت کو صاحب بدائع الصنائع نے جلد دوم میں ذکر کیا ہے حاصل استدلال یہ ہوا کہ جب امام محمد کے نزدیک اھل بیت خلافت کو قریش کے باقی خاندانوں سے اس لئے بلند کیا گیا ہے کہ وہ خلفاء کے گھرانے ہیں تو اھل بیت نبوت ان سے زیادہ عزت کے مستحق ہیں۔تو باقی قریشی آل رسول کی کفو بھی نہیں

بن سکتے۔ نیز محدثین نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو بنی ہاشم سے حضور کو منتخب کیا جو آپ کو فضیلت حاصل ہے۔ وہ آپ کے وسیلے سے سادات بنی فاطمہ کو بھی حاصل ہوگی۔ اس لئے قریش کے دوسرے بطون سادات بنی فاطمہ کے کفو نہیں بن سکتے۔

سوال نمبر ۵: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنیؓ کے نکاح میں تھیں تو ثابت ہوا کہ اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح غیر سے جائز ہے؟

جواب: علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب خصائص الکبریٰ جلد دوم صفحہ ۲۴۸ میں فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی خصوصیت تھی کہ جس عورت کا جہاں چاہیں نکاح کر دیں۔ چنانچہ علامہ نووی شارح مسلم نے یہ قاعدہ مسلمہ ذکر کیا ہے **وللشارع ان یخص فی العموم ماشاء لمن شاء** یہ نبوت کے خاصے ہیں جن کو قاعدہ کلیہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ ایسی مثالیں احادیث میں بے شمار موجود ہیں۔ کسی صحابی کو کفارہ روزہ، رمضان سے مستثنیٰ کر دیا کسی عورت کے نکاح کے مہر کے بدلے بس تعلیم قرآن کو مہر مقرر کیا۔ ایسے خواص کو قاعدہ کلیہ نہیں بنایا جاسکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان اوقات اور احوال میں جب سادات بنی فاطمہ کیلئے رشتوں کی کوئی متبادل شکل نہیں تھی مثلاً سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمرؓ سے کیا گیا۔ اس وقت خاندان میں ان کیلئے کوئی رشتہ موزوں نہیں تھا پھر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتنے کمالات کے جامع تھے کہ آج ان اوصاف سے متصف ہونا محال نہیں تو ناممکن ضرور ہے۔ کسی اور کو ان پر قیاس نہیں کیا

جاسکتا۔ نیز حضرت زینب کا نکاح جناب ابوالعاص سے ہوا وہ ماں کی طرف سے آپ کے قریبی تھے۔ چونکہ ابھی تک غیر مسلم سے نکاح کی ممانعت نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے حضرت زینبؓ کا نکاح ان سے کر دیا اور وہ غزوہ بدر کے بعد مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔

سوال نمبر ۶: حضرت بی بی سکینہ بنت حسین کا نکاح بھی غیر فاطمیوں سے ہوا تھا تو ثابت ہوا کہ سادات بنی فاطمہ کا نکاح غیر کفو میں جائز ہے؟

جواب: نورالابصار فی مناقب اھل النبی المختار میں ہے کہ آپ کا نکاح جو آپ کے اولیاء نے کیا تھا اولاً آپ کے چچازاد بھائی حضرت عبداللہ ابن حسن ابن علی کے ساتھ تھا مگر واقعہ کربلا کے بعد ظالموں کا تسلط ہوا جبکہ آپ کے رشتہ دار یا تو شہید ہو گئے یا قید و بند میں ڈال دیئے گئے تو ایسے واقعات اس وقت رونما ہوئے۔ ان حالات میں شرعی طور پر ایسے واقعات قابل تقلید و قیاس نہیں۔ حاصل کلام یہ ہوا کہ بعض مخصوص واقعات کو جو ضروری حکمتوں اور مصلحتوں سے صادر ہوئے قاعدہ کلیہ نہیں بنایا جا سکتا۔ چنانچہ یہ بات اپنی جگہ مسلمہ ہے کہ سادات بنی فاطمہ کا کوئی دوسرا کفو نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ امام سرخسی نے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق کہا ہے کہ آپ باوجود جلالت علمی کے اپنے آپ کو عربیہ کا کفو نہیں کہتے تھے (مبسوط سرخسی جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۲)

فائدہ

اعلیٰ حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدعیان علم کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر عالم کو عویلم کہہ دے یا علماء کے جوتوں کی توہین کرے تو اس پر کفر کا فتویٰ صادر ہوتا ہے مگر سادات کرام کی توہین کرنے والوں کو کچھ نہیں کہا جاتا۔ حالانکہ علماء کا

شرف بوصف علم کے ہے جو ذاتی نہیں حضرات اھل بیت عظام کا شرف ذاتی۔ نیز آپ نے فتاویٰ مہریہ ملفوظ نمبر ۱۸۱ میں ایک سوال کا جواب ذکر فرمایا:

سوال: سیدہ فاطمہ کا نکاح غیر سے جبکہ اولیاء قریبہ بعیدہ راضی نہیں تو کیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اس طرح یہ سوال کیا جاتا ہے کہ سوال کا جواب بھی عدم جواز نکاح عدم رضائے ولی کے ساتھ مخصوص ہوگا۔

جواب: اعلیٰ حضرتؒ نے اپنے جواب میں عدم جواز نکاح کو عدم رضائے اولیاء کے ساتھ خاص نہیں کیا بلکہ علت عدم جواز عدم کفو کو قرار دیا اور اس پر وہ تائیداً فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں متون عدم جواز نکاح فی غیر الکفو سے بھرے ہوئے ہیں۔ پھر آپ نے درمختار کا مشہور حوالہ ذکر کیا۔

العجمی لا یکون کفواً للعربیة ولو کان عالماً او سلطاناً هو الاصح (درمختار جلد دوم صفحہ ۳۵۰)

یعنی عجمی عربی کی کفو نہیں ہوتا اگرچہ عجمی عالم ہو یا بادشاہ یہی مذہب صحیح ہے۔ چنانچہ آپ کے اس قول کی تائید دوسری کتب معتبرہ سے بھی ہوتی ہے چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

والاصح انه لا یکون کفواً للعربیة

صحیح تر یہ ہے کہ عجمی عربیہ کی کفو نہیں ہوتا۔

سوال نمبر ۷: نکاح غیر کفو میں جواز کا قول یہ متون کا مسئلہ ہے اور بطلان نکاح کا قول یہ شروح کا مسئلہ ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ مسئلہ متون مقدم ہوتا ہے مسئلہ شروح سے کیونکہ متون میں اصل مذہب ہوتا ہے اور مسائل ظاہر الروایت لہذا عدم جواز نکاح والی روایت خلاف ظاہر ہے اور قابل قبول نہیں؟

جواب: نکاح فی غیر الکفو کے بطلان والی روایت بھی متون میں موجود ہے۔ چنانچہ شرح وقایہ میں یہ روایت داخل متن ہے۔اسی طرح مختصر الوقایہ اور تنویر الابصار کے متون میں یہ روایت موجود ہے۔لہذا یہ روایت بطلان نکاح فی غیر الکفو بھی اصل قرار پائی ہے جیسے شامی جلد اول میں موجود ہے۔

المتون لا یذکر فیھا الا اصل المذھب

ترجمہ: کہ متون میں اصل مذہب مذکور ہوتا ہے۔

جواب ثانی: متون میں اصل مذہب کا یا مسائل ظاہر الروایات کا مذکور ہونا یہ حکم اکثری ہے نہ کہ کلی بسا اوقات متون میں مسئلہ خارج عن اصل المذہب ہوتا ہے جیسے مسئلہ حوض دیکھیں دردہ کا متن میں مذکور ہے حالانکہ یہ امام اعظم کا مذہب نہیں۔اسی طرح کبھی متون میں مذہب صاحبین مذکور ہوتا ہے جب وہ راجح ہو جیسے سجدے میں جبھہ اور انف دونوں رکھنے چاہیے اور یہ قول صاحبین ہے حالانکہ مذکور فی المتن ہے اور یہ قاعدہ کہ متون کا مسئلہ شروح سے مقدم ہوتا ہے اور شروح کا مسئلہ فتاویٰ سے مقدم ہوتا ہے۔یہ اس شکل میں جب متون میں اصل مذہب ہو اور شروح میں اس کے خلاف اور یہ بھی قاعدہ مطلقہ نہیں بلکہ اس شکل میں ہوگا جب متاخرین نے شروح یا فتاویٰ والے قول میں تصریح بالصوت نہ کی ہو لیکن اگر مسئلہ متون میں مذکور ہو اور اس کی تصریح بالصحت نہ ہو اور مسئلہ شروح کی تصریح بالصحت ہو تو وہ مقدم ہوگا متون سے اور یہاں چونکہ متون میں جواز نکاح فی الکفو میں تصریح صحت نہیں اس لئے فتوی علیٰ اقوال الشروح ہوگا۔

سوال نمبر۸: بعض مشائخ فتویٰ ظاہر روایت پر دیتے ہیں تم نے فتویٰ نوادر پر دیا ہے؟

جواب: بہت سی جگہ ایسی ہیں جہاں ظاہر روایت متروک ہوتی ہے اور عمل نوادر پر ہوتا ہے۔ جہاں چھ اسباب میں سے کوئی سبب موجود ہو تو وہاں ظاہر روایت متروک ہوتی ہے اور فتویٰ نوادر پر دیا جاتا ہے۔ اسکی فقہ میں بے شمار مثالیں ہیں مثلاً حضرت امام محمد نے اپنی کتاب موطا میں یہ مسئلہ ذکر کیا ہے کہ اگر حوض بڑا ہو ایک جانب کی تحریک سے دوسری جانب حرکت نہ کرے تو پلید نہ ہوگا ورنہ پلید ہو جائیگا۔ زیلعی اور ابن ھمام نے نقل کیا ہے

حیث عدلوا من ظاهر الروایات لما فیه من الحرج الی اصح الروایت الاخری لتسهیل علی الامته فکم له من نظیر

چنانچہ ردالمختار باب سجود السھو میں ہے **اقول کثیر من کمل الرجال کصاحب لهدایة** وغیرہ یعنی جہاں انہوں نے ظاہر روایت کو چھوڑ کر امت کی آسانی کیلئے روایت کو اختیار کیا ہے۔ اسی طرح مسئلہ جمعہ میں تعریف مصر جو ظاہر روایت ہے اکثر فقہاء کے نزدیک متروک ہے۔

قال فی الدار المختار مالا یسع اکبر مساجده اهله المکلفین وعلیه فتویٰ اکثر فقهاء

ترجمہ: تعریف مصر یہ ہے جہاں کے رہنے والے مکلفین شہر کی بڑی مساجد میں نہ سما سکیں یہ فتویٰ بھی نادر روایت میں ہے حالانکہ ظاہر مذہب یہ تھا کہ

کل موضع له امیر وقاض یقدر علیٰ احکام الحدود

یعنی ہر جگہ جس کا امیر یا قاضی ہو اور حدود قائم کرنے پر قدرت ہو نیز تکرار جماعت ظاہر روایت میں مکروہ ہے۔ نزد ابی یوسف درست (شامی جلد اول صفحہ ۲۷۷) اسی طرح قاضیخاں جلد اول غسل میت کے بارے میں ظاہر روایت یہ ہے

کہ روئی استعمال کرنا جائز نہیں اور روایت نوادر میں امام صاحب سے یہ موجود ہے کہ میت کے منہ اور ناک کے سوا سوراخوں اور کانوں وغیرہ میں روئی رکھی جائے نیز شامی جلد دوم صفحہ ۳۲۶،۳۲۵ میں ہے۔

الروایت المختارة باالفتویٰ مرجحته علیٰ ظاهر الروایت

ترجمہ: روایت مختار للفتویٰ کو ظاہر الروایت پر ترجیح ہوگی۔ نیز شامی شریف جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ میں ہے۔ یترک ظاہر الروایت تبغیر الزمان ظاہر روایت کو چھوڑ دیا جاتا ہے حالات کے بدلنے سے نیز شامی جلد دوم صفحہ ۵۰۰ میں ہے۔

ترجیح الظاهر من الروایت عند اختلاف الفتویٰ مقیداً بما اذا لم یکن الاختلاف اختلاف عصر وزمان

ترجمہ: ظاہر روایت کو جو ترجیح ہوتی ہے نوادر پر جب اختلاف فتویٰ مقید نہ ہو۔ اختلاف عصر اور زمانے سے چنانچہ بحر الرائق میں اسی کے بے شمار مسائل میں جہاں ظاہر روایت کو ترک کیا گیا ہے اور نوادر پر فتویٰ دیا گیا حاصل کلام یہ ہوا کہ عدول ظاہر روایت سے بلاضرورت درست نہیں لیکن بوقت ضرورت درست ہے کیونکہ مواضع ضرورت مستثنیٰ ہیں۔ یہ قاعدہ مشہور ہے الضرورات تبیح المحظورات چنانچہ علامہ شامی نے اپنی کتاب نشر العرف میں جہاں بعض احکام کی بنیاد عرف پر رکھی ہے۔ بہت سے مسائل ایسے ذکر کئے ہیں جہاں ظاہر روایت متروک ہے۔ اسی طرح

قولهم المختار فی زماننا قول الامامین نحو المزارعة والمعاملة والوقف لمكان الضرورة

ترجمہ: ہمارے زمانے میں مختار یہ ہے کہ صاحبین کے قول پر فتویٰ دیا جائے

مزارعت، معاملات وغیرہ اور وقف وغیرہ میں بوجہ ضرورت کے جائز ہے۔

وافتاء کثیرہ منهم بقول محمد بسقوط الشفعة اذا اخر طلب الشملك شهرا دفعا للضر رعلى المشترى كثير فقياء

نے مسئلہ شفعہ میں قول امام محمد پر فتویٰ دیا ہے جبکہ شفیع مطالبے میں ایک ماہ تاخیر کرے تاکہ مشتری سے فساد وضرر دور ہو جائے۔

ینز وباالروایت الحسن لان الحرة البالغة لو زوجت نفسها من غير كفو لايصح لفسا دالزمان ثم قال بعد سوق الدلائل والعبارات ولا يجب ما يقضى العرف كل عادات الناس بخلاف ظاهر الروايات هذا كله وامثاله دلائل و اضحته على ان مفتى ليس له جمود على المنقول فى كتب ظاهر الروايت من غير مراعات الزمان واهله والا يضيع حقوقاً كثيرة فيكون ضرره اعظم من نفعه ثم قال،فى هذا الكتاب وبقولهما ناخذ لانه ،يلزم على قول الامام فى زماننا حصول الضرر العظيم على حجته الاوقاف وغيرها ولا يقول به احد

حاصل کلام یہ ہوا کہ مفتی کو ظاہر روایت پہ فتوی دیتے ہوئے جمود نہیں کرنا چاہیے ورنہ حقوق کثیرہ فاسد ہو جائیں گے اور اس میں بہت بڑا نقصان ہوگا اسی لئے علماء نے کہا ہے کہ مسائل اوقاف وغیرہ میں ہم قول صاحبین پر فتویٰ دیتے ہیں ورنہ امام اعظم کے قول میں حرج عظیم ہے۔

فائدہ

فتاوی حامدیہ میں ہے

تحب الحکم فی العرف وان خالف ظاہر المذہب جلد اول صفحہ ۱۵۵

چنانچہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ شرح سفر السعادت میں نقل کیا ہے کہ ظاہر روایت کبھی ضعیف بھی ہوتی ہے جیسا کہ امام اعظم کی حیات ظاہری میں فخر بالنسب اور مسئلہ کفو اتنا زیادہ نہیں تھا اور نہ ذریعہ شور وشغب اور فسادات ہوتا تھا اور اس وقت لوگوں کی دیانت اور اسلام کا شوق تھا اور نکاح میں صلاحیت تقویٰ کا لحاظ رکھا جاتا تھا۔ قبیلہ میں ہمسری ضروری نہیں تھی۔ اس وجہ سے امام صاحب نے ظاہر روایت میں حکم بجواز نکاح دیا اور امر فسخ مفوض بولی زن کیا چنانچہ اس کے بعد فساد زمانہ زیادہ ہوگیا اور فخر وتکبر قبائل میں زیادہ رائج ہوگیا۔ امام حسن رحمتہ اللہ علیہ جو کہ امام اعظم کے شاگرد ہیں۔ ان کی امام اعظم سے روایت بطلان نکاح فی غیر کفو میں بھی موجود ہے۔ اس لئے مشائخ متاخرین نے رفع نزاع اور دفع فساد کیلئے حکم بعدم الجواز اصلاً دیا ہے۔ مشائخ متاخرین جانتے تھے کہ امام اعظم کا یہ حکم بالجواز زمانہ تابعین کیلئے تھا جس زمانے کی خیریت کی خبر حضور علیہ السلام نے دی تھی اگر امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ متاخرین کے زمانے میں ہوتے تو حکم بعدم الجواز دیتے لتغیر الزمان نیز فتاوی تنقیحہ حامدیہ جلد اول صفحہ ۵۵ میں ہے۔

فهذا الاختلاف بين ظاهر الروايت ونوادرها وبين بعض المشائخ المتقدمين والمتاخرين ناشي عن اختلاف عصر وزمان لا من اختلاف حجة وبرهان هكذا قيد وهذه الروايات بالافتاء بالزمان بان قالوا ان الفتوى على قول الحسن في زماننا فان الفتوى

علی روایت الامام الحسن لفساد الزمان

ترجمہ: یہ اختلاف ظاہر روایت اور نوادر میں علماء متقدمین اور متاخرین کے درمیان اختلاف عصر و زمانہ ہے۔نہ اختلاف حجت و برھان اسی طرح ہے یہ روایات فتوی میں مقید بالزمان ہیں مثلاً علماء نے کہا ہے کہ فتویٰ قول حسن پر ہے ہمارے زمانہ میں لفساد الزمان لھذا ظاہر روایت مجوزہ للنکاح اور روایت نوادر میں کوئی اختلاف اور تعارض نہ ہوا۔اس لئے کہ روایت مجوزہ زمانہ خیر القرون کی تھی اور عدم جواز زمانہ فاسدہ میں نیز احادیث میں نکاح فی غیر الکفو کی نہی وارد ہے چنانچہ فتح القدیر میں ہے

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الا لا یزوجن النساء الا الاولیاء ولا یزوجن الا من الاکفاء

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا عورتوں کا نکاح نہ کرائیں مگر اولیاء اور نکاح نہ کرائیں غیر کفو میں

قال البغوی انہ حسن قال الحافظ ابن حجر انہ بھذا الاسناد حسن وعن عمر بن الخطاب لأ منعن ذوات الاحساب الامن الاکفاء رواہ امام محمد فی الاثار عن ابی حنیفۃ وعن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا مرفوعاً تخیر ولنطفکم وانکحوا الاکفاء

ترجمہ: حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں منع کروں گا زوات احساب کا نکاح غیر کفو میں اس حدیث کو امام محمد نے اپنی کتاب اثار میں امام اعظم سے نقل کیا ہے۔حضرت صدیقہ ارشاد فرماتی ہیں یہ روایت مرفوع ہے۔اپنے (ماء مخصوص کیلئے) اچھا اختیار کرو اور نکاح فی الکفو کرو چنانچہ صاحب فتح

القدیر اس کے بعد فرماتے ہیں کہ عورت کو نکاح فی غیر الکفو میں منع کیا گیا ہے اگر کرے تو گناہگار ہوگی اس کے بعد کہا

ومقتضی الادلته التی ذکرناھا الوجوب

یعنی نکاح فی الکفو واجب ہے ان دلائل سے ثابت ہوا کہ نکاح در کفو اولیاء عورت پر واجب ہے اور ترک واجب سے گناہ لازم آتا ہے۔ اسی طرح شامی جلد اول مطبوعہ مصر صفحہ ۵۳۲ میں ہے حضور علیہ السلام کی نہی کراھتہ تحریمہ پر دلالت کرتی ہے اور حفاظت نسب میں مزید تحقیق ہوتی ہے بالخصوص نسب سادات گرامی دوسرے قبائل کا ان میں داخل ہونا اس کی مخالفت ثابت ہے بلکہ مسلمانوں پر لازم ہے جو سید ہونے کا دعویٰ کرے لیکن قبیلہ میں مشہور نہ ہو اس سے سلسلہ نسب مانگیں تا کہ کوئی غیر کفو سیدہ کے ساتھ نکاح کر کے توہین کا مرتکب نہ ہو۔ چنانچہ اسی مسئلہ کی تفصیل یہی ابن حجر ہیثمی نے اپنی تالیف میں لکھا ہے کہ نکاح بغیر الکفو اگر برضاء ولی بھی ہو تو اس سے اختلاط اور عدم امتیاز در نسب لازم آئیگا اور باعث ننگ وعار دیگر ورثاء کیلئے ہوگا تو جائز بھی ہوگا اور گناہ بھی خلاصہ دلائل مذکورہ بالا یہ ہوا کہ کتب مذکورہ میں روایت نوادر کی بناء پر نکاح فی غیر الکفو باطل ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اگرچہ ظاہر روایت میں صاحب ہدایہ نے جواز کا بھی قول کیا ہے لیکن اس کے خلاف کتب مذکورہ میں فتویٰ بعدم الجواز اصلاً ہے۔

قال فی شرح الوقایة وروی الحسن عن ابی حنیفة عدم جوازه ای عدم جواز النکاح من غیر کفو وعلیه فتویٰ قاضیخان ،قال فی الجلپی قوله وفی روایت الحسن عن ابی حنیفه لا ینعقدای یجوز النکاح بالکفو والا لا یجوذ اصلاً وھو المختار

للفتویٰ لفساد الزمان قال شمس الائمته السرخسی روایت الحسن اقرب الی الاحتیاط اقول ان سد علیها باب التزویج من غیر کفو نیر در مختار اور طحطاوی میں ہے وھو المختار للفتویٰ لانہ لیس کل قاض یعدل ولا کل ولی یحسن المرافعة والجثوبین یدی القاضی مذله وسدالباب بالقول بعدم الانعقاد اصلا بحر الرائق نیز شامی فتح القدیر ۔ سعیدیات درر اور غرر ،عالمگیری ،بنایه ،واقعات المقین ،فتاویٰ برهنه ،فتاویٰ کاملیه ،لسان الحکام ،فتاوی غیاشیه ،فتاویٰ خلاصه ابو المکارم ،جامع الرموز ،عنایه ،فتاوی مهدیه ،شرح الیاس وغیرهامیں مذکور ہے من شاء الاطلاع فلیلا حظها ظاهر

روایت بسبب چند امور کے بہت سے مقامات پر متروک ہوجاتی ہے چنانچہ علامہ شامی نے اپنی کتاب نشر العرف میں چالیس مقامات ایسے ذکر کئے ہیں جہاں ظاہر روایت متروک ہے اور آخر میں فرمایا۔

وهذا کله وامثاله دلائل وواضح ،علی ان المفتی لیس له الجمود علی المنقول فی کتب ظاهر الروایت من غیر مراعات الزمان واهله والا یضیع حقوقاً کثیرة ویکون ضرره اعظم من نفعه

سوال نمبر۹: کچھ مشائخ جن میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود ہیں اپنی بیٹیوں کا نکاح غیر کفو میں کیا ہے تو ثابت ہوا کہ نکاح فی غیر الکفو مع اجازت الولی جائز ہے۔

جواب: وہ زمانہ چونکہ خیر القرون کا تھا بمطابق خیر القرون قرنی کی یہ افعال اس پر محمول ہونگے ۔ آج چونکہ فساد زمانہ ہے لہذا غیر کفو میں اگر نکاح باجازت ولی بھی ہو تو باطل ہوگا دو وجہ سے (۱) فساد زمان (۲) وطی میں استخفاف و استھانت ہوتی ہے اسی لئے آیت حرمت علیکم امھتکم کے ماتحت مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ نکاح کی غرض طلب ولد ہے اور اس کا سبب وطی اگر ماں سے نکاح جائز ہو تو اس میں ماں کی تحقیر ہوگی لہذا احرام ہے حالانکہ اھل بیت رسول کی تعظیم واجب ہے۔ دلیل: قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ اولاً تو غیر سید سیدہ کا کفو ہی نہیں جیسے احادیث مقدسہ سے ثابت ہے دوسرا سید زادی کے سب سادات متولی ہیں قریب ہوں یا بعید تو بعض اولیاء کی رضاء سے نکاح فی غیر الکفو منعقد نہیں ہوتا جب تک سارے نہ راضی ہوں اور سب کی رضا ناممکن و محال ہے ۔ نیز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام نے حضرت خاتون جنت کی موجودگی میں ابو جھل کی بیٹی سے نکاح سے منع فرمایا اور سبب حرمت نکاح ایذاء فاطمہ تھی تو ثابت ہوا کہ جس بات سے ایذا فاطمہ ہو یا اولاد فاطمہ بمطابق اولاد الرجل فی حق نفسہ کے اولاد فاطمہ کی ایذا ہو وہ حرام ہے۔ پچھلی بحث سے مندرجہ ذیل امور حاصل ہوئے۔

۱۔ کفو شرعی طور پر بھی معتبر ہے اور عقلی طور پر بھی اس کی اہمیت مسلمہ ہے۔

۲۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے فتویٰ اور ملفوظ سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ سیدہ کا نکاح غیر کفو میں جائز نہیں چونکہ عبارت بظاہر مطلق ہے اور بمطابق قاعدہ مسلمه المطلق یجری علی اطلاقه عمومه

۳۔ بلاد اسلامیہ کے علماء کی کثیر تعداد نکاح سیدہ کو غیر کفو میں جائز نہیں سمجھتی۔

۴۔ سادات بنی فاطمہ کے فضائل میں کوئی خاندان ان کا ہمسر نہیں اور نہ کوئی

خاندان ان کی کفو بن سکتا ہے۔

۵۔عالم چاہے کتنا بڑا فاضل اور متقی کیوں نہ ہو اصح قول کے مطابق سیدہ فاطمیہ کا کفو نہیں بن سکتا۔

۶۔حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا کمال تواضع ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو عرب کا کفو قرار نہیں دیا۔اسی طرح حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ کو عرب کا کفو قرار نہیں دیا۔خیر القرون کے دور میں بعض سادات فاطمۃ کے نکاح دوسرے خاندانوں میں جو ہوئے یہ ضروری مصلحتوں اور حکمتوں پر مبنی تھے اور فساد زماں کے قبل کے ہیں۔موجودہ زمانہ میں فساد آ جانے کی وجہ سے عدم جواز کے قول پر عمل کیا گیا ہے۔اب بھی بوجہ فساد زمانہ کے عدم جواز کے قول پر عمل کرنا چاہیے اسی میں احتیاط ہے۔

فائدہ نمبر۸:

حضور علیہ السلام نے کفو میں نکاح کرنے کا حکم دیا ہے۔اصول فقہ کی روشنی میں امر مطلق فائدہ وجوب دیتا ہے اور اس کی مخالفت گناہ ہے اس لئے امر رسول کا قانونی تقاضا یہ ہے کہ اس کی مخالفت سے اجتناب کیا جائے اور غیر کفو میں نکاح نہ کیا جائے۔

فائدہ نمبر۹:

احناف کا مفتی بہ قول یہی ہے کہ اگر اولیاء راضی نہ ہوں تو غیر کفو میں نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا اگر راضی ہوں تب بھی محققین احناف اور شوافع کے قول کے مطابق سیدہ کا نکاح غیر سید سے جائز نہیں اسی بناء پر اعلیٰ حضرت گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ نکاح سیدہ کے غیر سید کے ساتھ جواز کے قائل نہیں تھے اور یہی بات آستانہ

عالیہ کے مسلک میں شامل ہے۔

فائدہ نمبر ۱۰:

متقدمین حضرات میں ہے جنہوں نے جواز نکاح کا فتویٰ دیا ہے انہوں نے ادب معاشرت اور شرائط لکھی ہیں جنہیں ہمارے زمانہ میں پورا کرنا سخت دشوار بلکہ ناممکن ہے۔اس لئے احتیاط کا بھی تقاضا یہی ہے کہ عدم جواز کے قول پر عمل کیا جائے اور سیدہ کے ساتھ نکاح کی جسارت نہ کی جائے۔

فائدہ نمبر ۱۱:

مذکورہ بحث سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوگیا کہ بسا اوقات ظاہر روایت متروک ہوتی ہے اور روایات نوادر مفتی بہ جیسے علامہ شامی کی ابحاث سے یہ بات ثابت ہوئی۔

فائدہ نمبر ۱۲:

چونکہ سیدہ کا غیر سید کفو نہیں ہوتا لہذا نکاح سیدہ غیر سید سے برضاء ولی بھی ہوتو فساد زمان اور استحقار کی وجہ سے درست نہیں ہوگا اور ایسا فعل کرنے والے غضب خداوندی کے مستحق ہونگے۔

وما علینا الا البلاغ